فِی جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوۡنَ ۝ عَنِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ۝ مَا سَلَکَکُمۡ فِیۡ سَقَرَ ۝
قَالُوۡا لَمۡ نَکُ مِنَ الۡمُصَلِّیۡنَ ۝ وَلَمۡ نَکُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡکِیۡنَ ۝

(سورۃ المدثر آیت ۴۰ تا ۴۴)

(مفہوم)

اہلِ جنت لوگ، مجرموں سے سوال کریں گے کہ تمہیں کس چیز نے دوزخ میں پہنچایا؟ تو وہ جواب میں کہیں گے کہ وہ ایسا نظامِ صلوٰۃ قائم کرنے والوں میں سے نہیں تھے جس سے مساکین کو طعام دیا جاتا تھا۔

قرآنی آیاتِ صلوٰۃ کی روشنی میں

صلوٰۃ اور نماز میں فرق

صلوٰۃ اور نماز میں فرق

- صلوٰۃ قرآن نے دی ہے **اور** نماز علم روایات نے دی ہے۔
- صلوٰۃ کے قائم کرنے کا حکم ہے **جبکہ** اسکے برعکس نماز پڑھی جاتی ہے۔
- صلوٰۃ اجتماعی مفاد والی عبادت ہے **اور** نماز شخصی مفاد والی پوجا ہے۔
- صلوٰۃ برائیوں اور فحاشی سے روکتی ہے (۴۵۔۲۹) **جبکہ** نمازی لوگ خود بھی ان برائیوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔
- نماز حکیم مانی مجوسی کی ایجاد ہے، اللہ کی عطا کردہ نہیں ہے کیونکہ اللہ کی دی ہوئی چیز میں اختلاف نہیں ہوتا (۴/۸۲)
- غنی اور مالدار لوگ صلوٰۃ سے روکتے ہیں۔(۷، ۹، ۱۰، ۹۶) **جبکہ** نماز تو غنی اور مالدار لوگ خود بھی پڑھتے ہیں اور اپنے کارخانوں، فیکٹریوں وغیرہ میں جائے نماز بنوا کر تنخواہ دار امام و مؤذن رکھ کر اپنی لیبر سے بھی پڑھواتے ہیں۔
- ڈرپوک شخص صلوٰۃ قائم نہیں کرسکتا (۹/۱۸) **جبکہ** نماز ہر قسم کا ڈرپوک آدمی پڑھ رہا ہے۔
- نظام صلوٰۃ قائم کرنے کا حکم معاشیات سے بھی منسلک ہے۔(۳۔۲) **جبکہ** نماز کا معاشیات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔
- اجتماع صلوٰۃ میں شرکت سے ان لوگوں کو منع کیا گیا ہے جو شرکاء اجلاس کے مقالات اور انکے جوابات میں اپنے جوابی مقالہ کا علم نہیں رکھتے ہوں۔(۴۳۔۴) **جبکہ** نماز کی فرضیت ہر پڑھے لکھے اور جاہل کے لیے بھی سنائی جاتی ہے۔
- نظام صلوٰۃ قائم کرنے سے بگڑے ہوئے مسائل حل کرنے میں مدد ملتی ہے۔(۴۵۔۲) **جبکہ** مروجہ فرقہ جاتی اختلافات والی نماز کی وجہ سے الٹا لا اینڈ آرڈر کے حوالے سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔
- اقامۃ الصلوٰۃ کیلئے نظام شوریٰ لازم ہے۔(۳۸۔۴۲) **جبکہ** فرقہ جاتی نمازیں تو نظام شوریٰ میں رکاوٹ بنیں گی!
- نظام صلوٰۃ کا ملکی معاشیات کو سنوارنے کا اپنا مستقل ایجنڈا ہے (۸۷۔۱۱) جبکہ نماز میں معاشیات سنوارنے کیلئے کوئی رہنمائی نہیں ملتی؟ اسلئے بھی کہ صلوٰۃ اجتماعی مسائل حیات سے تعلق رکھتی ہے اور نماز انفرادی سوچ کی حامل ہے۔
- صلوٰۃ کا وقت شفٹ وائز مکمل دن و رات ۲۴ گھنٹے ہے۔ یہ اسلئے ہے کہ صلوٰۃ کے مفہوم میں پوری رعایا کے مسائل حل کرنے ہوتے ہیں۔ **جبکہ** پانچوں نمازوں کا کل وقت آدھا یا پونا گھنٹہ بنتا ہے اور جو کہ سراسر انفرادی سوچ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

فی جنّٰت یتسآئلون ۝ عن المجرمین ۝ ما سلککم فی سقر ۝ قالوا الم نک
من المصلین ۝ ولم نک نطعم المسکین ۝

(مفہوم)

اہل جنت لوگ، مجرموں سے سوال کریں گے کہ تمہیں کس چیز نے دوزخ میں پہنچایا؟ تو وہ جواب میں کہیں گے کہ وہ ایسا نظامِ صلوٰۃ قائم کرنے والوں میں سے نہیں تھے جس سے مساکین کو طعام دیا جاتا تھا۔

(سورۃ المدثر آیت ۴۰ تا ۴۴)

قرآنی آیاتِ صلوٰۃ کی روشنی میں

صلوٰۃ اور نماز میں فرق

ازقلم: عزیز اللہ بوہیو

قیمت پچیس روپیہ صرف

کتاب ھٰذا کے حقوقِ طباعت عام کیے جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

فہم صلوٰۃ قرآن کی رہنمائی میں

کراچی شہر سے میرے نہایت ہی واجب الاحترام ساتھی جناب سلیم صاحب نے مجھے فون پر فرمایا کہ میں نے قرآن حکیم میں جہاں جہاں بھی وہ آیات جن کے اندر لفظ الصلوٰۃ کا ذکر ہوا ہے وہ سب ایک نوٹ بک میں یکجا نقل کی ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کے گاؤں آکر آپ کے ساتھ بیٹھ کر ان سب آیات کا مفہوم قرآن حکیم کے سمجھنے کے فن تصریف آیات کی روشنی میں لکھ کر دنیا والوں کے سامنے بالعموم اور امت مسلمہ کی خدمت میں بالخصوص اس کا قرآنی فہم پیش کریں۔ جس سے قرآن کی جہاں بانی، لوگوں کی پیشوائی، قیادت اور حکمرانی کیلئے نقطہ نظر منشوری انداز سے واضح ہو جائے اور واشگاف ہو جائے۔ دو چار سال پہلے میں جناب آفتاب عروج کے آشیانہ واقع چنیوٹ شہر پر حاضر ہوا تو اتفاق سے اس نے بھی ایک نوٹ بک مجھے دکھائی جس میں الصلوٰۃ سے متعلقہ تمام آیات نوٹ کی ہوئیں تھیں اور ان کا فرمانا تھا کہ یہ لے جائیں اور ان آیات کی تفسیر قرآنی فن تصریف کی روشنی میں لکھیں۔ ان دنوں تازہ تازہ میری کتاب "صلوٰۃ کے وہ معنی جو قرآن نے بتائے" چھپ چکی تھی۔ تو میں نے اپنے خیال میں اپنی کتاب کو کافی سمجھ کر تعمیل ارشاد کو تحصیل حاصل قرار دے کر معذرت کرلی۔ لیکن جناب سلیم صاحب کے اس طرح کے حکم سے مجھے احساس ہوا کہ زرتشتی مجوسی آتش پرستوں کے شکست فارس کے جذبہ انتقام اور نصاریٰ کے شکست روم کے جذبہ انتقام اور یہود کے مدینۃ الرسول اور خیبر سے جلاوطن کیلئے جانے کے جذبہ انتقام نے مل ملا کر جو امت مسلمہ میں داخل ہو کر جو باہر سے اندر داخل نہیں ہوئے اور اپنے دھرموں پر قائم رہتے ہوئے ان سب نے آپس میں اتحاد کیا، جس کی تفصیل از منہ وسطیٰ کی صلیبی جنگوں کی تاریخ پڑھنے سے آپ سمجھ سکیں گے اور یہ ماجرا جناب رسول اکرم کو جعلی آل دینے کیلئے امامت نامی تحریکوں کے مطالعہ سے بھی آپ سمجھ سکیں گے۔ جس نے شروع میں زیدی شیعت کے نام سے آئمہ اربعہ اہلسنت کی مدد سے سلطنت اسلامیہ کی بیخ کنی کیلئے خلافت اسلامیہ کے خلاف ایک بغاوت کی جو ناکام کی گئی۔ پھر تھوڑا سا آگے چل کر چھٹے یا ساتویں امام

عبیداللہ میمون القداح نے امام جعفر کے بیٹے اسماعیل کی اولاد سے ہونے کا دعویٰ کر کے فاطمی النسل ہونے کے نام سے 296ھ سے افریقی علاقوں میں حکومت قائم کی۔ جس کی تفصیل اسماعیلی اسکالر ڈاکٹر زاہد علی کی کتاب تاریخ فاطمیین مصر میں پڑھی جا سکتی ہے اور فقہ جعفریہ فرقہ اثنا عشریہ کے عقیدہ کے تقیہ نامی ابواب پر بھی اگر کوئی ریسرچ کرے گا تو قرآنی منشور سے جنگ کے کئی زاویے کھل کر آپ کے سامنے آجائیں گے اسلامی تاریخ میں زوال امت مسلمہ کے یہ وہ ابواب ہیں جن پر کوئی بھی اسلامی درسگاہ اور یونیورسٹی ریسرچ کرانے کیلئے تیار نہیں ہے۔ تیار تو کیا آل رسول کے مضمون پر اور امامت نامی گروہ کے وجود میں لانے کے پس منظر پر اور ان اماموں کے قصوں اور علم الروایات کے ذریعے جو قرآنی افکار و نظریات کا رد کیا گیا ہے اور ان روایات سے قرآن کو منسوخ کرنے کی جو سعی کی گئی ہے ان موضوعات پر ایم اے کے مقالات یا پی ایچ ڈی (PHD) کے تھیسز تیار کرانے پر مکمل بندش ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں قرآن حکیم کے صرف اس ایک اصطلاحی کوڈ ورڈ اور انقلابی آرڈر اور سلطنت کو ریاست کو کامیاب فلاحی اسٹیٹ بنانے والے حکم اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ کو قرآنی تفاصیل کی روشنی میں پڑھیں، غور کریں۔ پھر جو اس حکم نامہ کو مسخ کرنے کیلئے امامی علوم کی معرفت معنی پہنائے گئے ہیں ان کا پھر قرآنی مفاہیم سے مقابلہ کریں، موازنہ کریں، اس کے بعد جو فیصلہ آپ کریں گے یقیناً وہ عدل و انصاف کا مظہر ہوگا۔

جناب قارئین! پہلے ہم آپ کی خدمت میں صلوٰۃ و زکوٰۃ کے معنی قرآنی حوالہ سے آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ اس کے بعد مزید قرآنی حوالہ جات سے اس کی تائید پیش کریں گے۔ سورۃ قیامت میں فرمایا گیا کہ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی ۝ وَلٰکِنۡ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی 75.31-32

یہاں ادبی فن کی صنف تقابل کے ذریعے سے اللہ عزوجل نے صَلّٰی کے معنی تَوَلّٰی کی ضد متعین کر کے سمجھائے ہیں۔ وہ یہ کہ تَوَلّٰی کے معنی جب متفق علیہ طور پر روگردانی کے ہیں جو مسلم اور طے شدہ ہیں تو اس کے مقابلے میں لائے ہوئے لفظ صَلّٰی کے معنی از خود اتباع اور تابعداری ہو جائیں گے، سمجھے جائیں گے، قرار دیئے جائیں گے۔ اب ان دو آیتوں کے معنی اس طرح ہوئے کہ پس اس قرآن سننے والوں نے نہ تصدیق کی نہ اس کی پیروی کی لیکن اس کی بجائے (تصدیق اور پیروی کے) تکذیب کی اور روگردانی کی۔

جناب قارئین! ان دو آیتوں میں سے پہلی آیت کا ترجمہ امامی علوم کے پجاری عالموں نے جو یہ کیا ہے کہ اس نے نہ تو تصدیق کی نہ نماز پڑھی۔ دوسری آیت کا ترجمہ کیا کہ بلکہ جھٹلایا اور منہ پھیر لیا۔ آپ غور فرمائیں تو پہلی آیت صَلّٰی بمعنی نماز کا غلط ہونا بہت آسانی سے آپ سمجھ سکیں گے۔ وہ اس طرح کہ جب دوسری آیت میں ہے کہ لیکن اس نے جھٹلایا اور روگردانی کی، اس ترجمہ سے قرآن کی تکذیب کرنے سے قرآن کے جملہ فرائض سے روگردانی کا ثبوت ملا۔ تو غور فرمائیں کہ پہلی آیت کے مروج ترجمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کی تصدیق کا انکار کرنے والے نے اگر قرآنی فرائض میں سے صرف ایک فرض نماز کا نہیں پڑھا تو بتایا جائے کہ کیا قرآن کی تصدیق نہ کرنے والا سوائے نماز کے باقی فرائض ادا کرتا ہے؟ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی کا ترجمہ اگر یہ کیا جائے کہ اس نے نہ تصدیق کی اور نہ تابعداری کی تو اس ترجمہ سے اس طرح کا کوئی اشکال نہیں آئے گا کہ اس نے صرف ایک فرض ادا نہ کر کے شاید بقیہ فرائض ادا کئے ہوں!! جبکہ وَلَا صَلّٰی کا ترجمہ نہ نماز پڑھی کرنے سے شبہ پڑتا ہے کہ سوائے نماز کے اس شخص نے قرآن کی تصدیق نہ کرنے والے نے دیگر فرائض ادا کئے ہیں جو کہ بات سراسر غلط ہے کیونکہ قرآن کے فرائض تو سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔ اس لئے نماز والا ترجمہ کرنے سے تصدیق نہ کرنے والے کیلئے دیگر قرآنی فرائض کا انکار نہیں ہوتا۔ میں یہاں پر برسبیل تذکرہ عرض کرتا چلوں کہ امامی علوم کے موجودہ مدارس میں پڑھائے جانے والے نصاب میں اثنا عشری مارکہ شیعوں اور سنی مارکہ شیعوں کے ہاں دین اسلام کے فرائض پانچ مشہور ہیں جبکہ یہ بات غلط ہے۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ 28.85 یعنی قرآن کے جملہ احکام فرض ہیں۔ اسلام میں صرف پانچ فرائض نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور کلمہ تک میں محدود کرنا یہ قرآن کے بقیہ فرائض کا انکار ہے۔

جناب قارئین! اگرچہ اس کتاب میں نظام مملکت چلانے کیلئے قرآنی اصطلاح اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ کی قرآنی فہم آپ کی خدمت میں عرض کرنا مقصود ہے۔ لیکن اس افہام و تفہیم کا دارومدار اس کے سیاق و سباق میں آئی ہوئی کئی ساری دیگر قرآنی اصطلاحات سے بھی منسلک ہے۔ اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ان مثالوں کے لانے سے بھی صلوٰۃ کے معنی و مفہوم کو متعین کر کے پیش کروں۔ تو جو حکم قرآن

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ یعنی صلوٰۃ کا ذکر زکوٰۃ کے ساتھ بیسیوں بار ایک ساتھ آیا ہے سو اللہ کی امان۔ امامی تحریک نے صلوٰۃ کے معنی ومفہوم کے ساتھ زکوٰۃ کا مفہوم بھی الٹ کر دیا ہے جو کہ اس امامی تحریک کا اصل ہدف اور ٹارگٹ ہے۔ یعنی قرآن حکیم نے دنیا کے اندر کی ساری خرافات کی جڑ جاگیرداریت اور سرمایہ داریت کو قرار دیا ہے اور اس کی بیخ کنی کیلئے خاتم المرسلین کے ذریعے یہ قرآن مساواتی معیشت کا منشور، انسانی معاشروں کو درست رکھنے کیلئے بھیجا گیا ہے۔ (41.10 ،16.71 ،2.219) تو امامی تحریک کے سارے جدا جدا فقہی مسالک آپس میں کئی سارے اختلافات اور ٹکراؤ رکھنے کے باوجود قرآن دشمنی میں سب کے سب متفق ومتحد ہیں۔ وہ اس طرح کہ قرآن حکیم کے حکم اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ یعنی قرآن کے دیئے ہوئے نظام حکمرانی کا اتباع کرو، اس کی پیروی کرو، میں یہاں پھر ایک جملہ معترضہ کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ امامی علوم نے رسول اللہ کو ایک خانقاہی سجادہ نشین کے انداز سے متعارف کرایا ہے۔ جبکہ اللہ نے اپنے رسول کو اس طرح متعارف کرایا ہے کہ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ 4.105 یعنی یہ کتاب آپ کی طرف ہم اس لئے نازل فرما رہے ہیں کہ آپ اس کی بصیرت سے لوگوں، انسانوں کے درمیان حاکمیت کریں، حکمرانی کریں، فیصلے فرمائیں (جملہ معترضہ ختم) تو حکم قرآن اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ کا مفہوم یعنی نظام قرآن کی اتباع کرو، اس حکم اتباع کی مزید تشریح خود قرآن نے سمجھائی کہ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ لوگوں کو زکوٰۃ دو۔ اب اس قرآنی فرمان کی امامی علوم نے یہ گت بنائی ہے کہ روزانہ آتش پرست مجوسیوں کی آگ کی پوجا کیلئے ایجاد کردہ نماز جو رسول اللہ سلام علیہ کے پیدا ہونے سے اندازاً تین سو سال پہلے والی ہے، اس کو نماز جو صلوٰۃ کے ترجمے کے طور لا کر اسے روزانہ پانچ بار پڑھنے کا اختراع کیا اور زکوٰۃ کے معنی سال میں ایک بار ضروریات اور استعمال میں آنے والی ملکیت سے فاضل مال کا چالیسواں حصہ غریبوں کو دینا قرار دیا۔ نماز روزانہ پانچ بار اور زکوٰۃ سال بھر میں ایک بار کا فقہ بنانا اور حدیثیں بنانا یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ سارے فقہ ساز وحدیث ساز امام لوگ جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کے تنخواہ خور ایجنٹ تھے۔ اب زکوٰۃ فقہ کا مفہوم اور معنی اعلیٰ کو ادنیٰ کا سامان پرورش اور سامان روزگار ہے اس سے تو کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ امامی علوم کے حاملین علماء زکوٰۃ کے معنی

سال میں ایک بار چالیسواں حصہ قرار دیتے ہیں جبکہ وہ خود روزانہ تین بار کھانا کھاتے ہیں، چائے پان و دیگر ریفرشمنٹ و میوہ جات اس کے علاوہ تناول فرماتے ہیں۔ پھر بھی نماز روزانہ پانچ دفعہ اور سامان رزق سال میں ایک دفعہ۔ میں نے جو عرض کیا کہ لفظ زکوٰۃ کے معنی سامان پرورش اور رزق ہے اس کا ثبوت قرآن سے ملاحظہ فرمائیں۔ **قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ** 18.72 یعنی کہا کہ تو نے ایک بہتر پرورش یافتہ شخص کو بغیر کسی بدلے کے قتل کر دیا اس آیت میں لفظ زکیہ اعلیٰ پرورش یافتہ تندرست و توانا آدمی کیلئے کہا گیا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا گیا ہے **فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ** 18.19 یعنی پھر دیکھ لیا جائے کہ جو طعام زیادہ پاکیزہ اور پرورش والا رزق ہو وہ خرید کر لایا جائے۔ اس آیت میں بھی **اَزْكٰى طَعَامٍ** رزق کی صفت اور کوالٹی کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ لفظ زکوٰۃ کے معنی پاکیزہ، اعلیٰ کوالٹی کا پرورش والا سامان رزق ہے۔ تو اب **اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ** کے معنی ہوں گے سلطنت کیلئے دیئے ہوئے قرآنی نظام کی ڈیوٹی اس طرح سے سرانجام دو اور اس نظام کے اتباع کو اس طرح قائم کرو (جس کا امتحان ہم) آپ کے سامان رزق کو حقداروں تک پہنچانے اور دینے سے کریں گے۔ یعنی آپ کی **اَقَامُوا الصَّلٰوةَ** کو اس وقت درست تسلیم کیا جائے گا جب ملک کے ہر شہری کو سامان رزق میسر ہوگا، وصول ہوگا اور پہنچ پائے گا۔ بہر حال زکوٰۃ کے معنی بہتر سامان رزق ہوئے۔

محترم قارئین! صلوٰۃ اور زکوٰۃ کے ان قرآن کے بتائے ہوئے معنوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب سورۃ حج کی آیت نمبر 41 کی طرف آئیں۔ جس میں فرمان ہے کہ **اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ** 22.41 یعنی وہ لوگ جنہیں ہم اقتدار دلائیں زمین پر، وہ لوگ قائم کریں گے نظام صلوٰۃ کو اور دیں گے وہ (ملکی رعایا کو) سامان پرورش اور یہ صاحب اقتدار لوگ نیکیوں کو نافذ کریں گے اور برائیوں سے منع کریں گے جن کا علم قرآن حکیم نے دیا ہے۔ پھر نتائج اور انجام کار اللہ کی مخلوق کیلئے ہوں گے۔ یہ سب بھلائی کے اجتماعی اصلاح اور مفاد میں ہوں گے۔ اس آیت نے نہایت واضح طور پر سمجھایا کہ صلوٰۃ اور زکوٰۃ یہ صاحب اقتدار لوگوں کے اعلیٰ عہدہ داروں کا کام ہے، یہ ان کی ذمہ داری ہے، یہ ان کی

ڈیوٹی میں سے ہے۔ صلوٰۃ اور زکوٰۃ ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کے بس کی بات نہیں ہے۔ قرآن نے فرمایا ہے کہ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ 9.18 یعنی حقیقت یہی ہے کہ مسجدوں کی تعمیر وہ لوگ کر سکتے ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور یوم آخرت پر اور قائم کریں صلوٰۃ کو اور دیا کریں زکوٰۃ (اس اقامت صلوٰۃ اور زکوٰۃ دینے اور مساجد کی تعمیر میں) نہ ڈرے کسی سے سوائے اللہ کے (جب کوئی نڈر لوگ تینوں کام سرانجام دینے کا بیڑا سر پر اٹھائیں گے تو) اس کے بعد قریب ہے کہ اس طرح کے نہ ڈرنے والے لوگ ہدایت پانے والے لوگوں میں سے ہو سکیں گے۔

جناب قارئین! کیا آپ نے غور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تعمیر مساجد، اقامت صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کیلئے شرط لگا رہا ہے کہ یہ کام کرنے والے بے خوف نڈر لوگ ہونے چاہیے!!!! لیکن آج پوری امت مسلمہ میں مسجد، صلوٰۃ و زکوٰۃ کی ڈیوٹی دینے کیلئے ڈیوٹی دینے والے کو کوئی خوف و خطرہ نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ کام سرانجام دینے والے یہاں ڈرپوک لوگ بے سہارا، پرائے گھروں سے بھیک مانگ کر مسجدوں میں نمازیں پڑھا کر (تنخواہ دار مولوی) اپنے زعم (خیال) میں صلوٰۃ قائم کر رہے ہیں۔ اب غور فرمائیں کہ مسجد کے معنی کیا ہیں صلوٰۃ اور زکوٰۃ کے معنی کیا ہیں؟ جس کیلئے اللہ کو بے خوف اور نڈر آدمی مطلوب ہیں۔

جناب عالی! مسجد کے معنی اللہ کے قانون کے تحت فیصلے جاری کرنے والی عدالت اور کورٹ ہیں۔ صلوٰۃ کے معنی قرآن کے دیئے ہوئے نظام کو قائم کرنے اور اس نظام کی تابعداری کرنے والی ڈیوٹی کا نام صلوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کے معنی پرورش کیلئے دیا جانے والا اعلیٰ کوالٹی کا سامان رزق ہے۔ یہ تینوں چیزیں اصل میں کسی بھی ریاست کے استحکام کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ کوئی بھی دشمن قوم اور ملک نہیں پسند کرے گا کہ آپ کی ریاست میں آپ کی رعایا کیلئے نظام عدل اعلیٰ اور اتم درجہ کا ہو، کوئی بھی دشمن ملک آپ کی ریاست کیلئے یہ پسند نہیں کرے گا کہ آپ کی ملکی بیوروکریسی اور انقلابی نظریاتی سیاسی ورکر اپنی رعیت اور ملکی فلاح کیلئے فلاحی نظام کو مضبوط بنانے والی ڈیوٹی صلوٰۃ کو صحیح نمونہ سے سرانجام دیں۔ لیکن دشمن ملک نماز کو تو ہاتھ ہی نہیں لگاتا بلکہ خوش ہوتا ہے کہ یہ لوگ پجاری بنے رہیں کیونکہ نماز وہ قرآنی صلوٰۃ

نہیں ہے۔ جب کوئی دشمن ملک حملہ کرتا ہے تو مفتوح ریاست کے فکری مراکز، اس کی عدالتوں اور اس کی صلوتوں کو تہس نہس کرنے کیلئے ٹارگٹ بناتا ہے۔

قرآن حکیم نے یہ بات اس طرح سمجھائی ہے کہ **اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ "وَّصَلَوٰتٌ" وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۭ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ "عَزِيْزٌ"** 22.40 یعنی جو لوگ صرف اس جرم کی پاداش میں اپنے وطن سے ناحق جلاوطن کئے گئے کہ ان کا نظریہ ربوبیت عالم کیلئے اللہ کا دیا ہوا نظریہ ربوبیت **سواء للسائلین** والا نظریہ مساوات تھا جو کہ استحصالی ذخیرہ اندوز سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کو بھاتا نہیں تھا یہ تو اللہ کی حکمت ہے جو اگر اللہ لوگوں میں سے بعض کو بعض کے ذریعے نہ ہٹا دیتا تو ان میں کے حملہ آور ملک مفتوح ملکوں کے فکری مراکز، نظریاتی و ابتکی کی تعلیم دینے والے ادارے اور نظام مملکت کو مستحکم بنانے والی ڈیوٹیاں دینے والوں اور قوانین الٰہی کو نافذ کرنے والی عدالتوں کو تہس نہس اور مسمار کر دیتے۔ اور ضرور مدد کرتا ہے اللہ جس کی وہ مدد کرنا چاہتا ہے تحقیق اللہ توانا اور غالب ہے۔

جناب قارئین! اس آیت میں صومعہ اور بیعت کے اصلی اور شروع والے قرآنی معنی یہی ہیں جو میں نے ابھی لکھے ہیں لیکن گرجا اور کنیسہ کے معنی میں ان اصطلاحی لفظوں کے معنی بعد میں یہود و نصاریٰ نے بدل کر رکھ دیئے ہیں اور مسلم علماء اپنے ترجموں میں اصلی مفہوم کی بجائے یہود و نصاریٰ کی پیروی کرتے آ رہے ہیں۔

محترم قارئین! آپ نے آیت 9.18 میں ملاحظہ فرمایا کہ تعمیر مساجد اور صلوٰۃ کو ادا کرنے والوں کیلئے قرآن نے شرط لگائی ہے کہ یہ کام وہ لوگ سرانجام دے سکتے ہیں جو نڈر ہوں، کسی سے ڈرنے والے نہ ہوں، عدالتی فیصلوں کیلئے تو سمجھ میں آتا ہے کہ جج آدمی بے خوف ہونا چاہئے لیکن نماز پڑھنے میں کونسی ڈرنے اور خوف کی بات ہے۔ لوگ امریکہ برطانیہ میں نمازیں پڑھ رہے ہیں اور مسجد اقصیٰ اب یہودیوں کے قبضہ میں ہے فلسطینی مسلم اب جنگی ماحول کے باوجود اسرائیلی مقبوضات میں جا کر نماز جمعہ وغیرہ

مسجد اقصیٰ میں جا کر پڑھتے ہیں، یہودی لوگ انہیں نماز پڑھنے سے کبھی بھی منع نہیں کرتے۔ قرآن حکیم نے صلوٰۃ کیلئے مصلین کیلئے جو شرط لگائی کہ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ یہ لوگ اللہ کے سوا کسی کا خوف او رپرواہ کرنے والے نہ ہوں۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ صلوٰۃ اور چیز ہے نماز اور چیز ہے۔ نماز تو ڈرپوک اور بھکاری آدمی بھی سرعام واشنگٹن، لندن، تل ابیب میں بھی پڑھ رہے ہیں، انہیں کوئی نہیں روکتا۔ ہاں قرآنی صلوٰۃ اور چیز ہے جس کیلئے قرآن نے فرمایا کہ قَالُوا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا 11.87 یعنی اے شعیب اللہ کے رسول! کیا تیری صلوٰتیں تجھے حکم دے رہی ہیں کہ ہم اپنے آباء اور سلف کے پوجا والے اعمال چھوڑ دیں یا اپنے اموال کو ہم اپنی مرضی سے بھی خرچ نہ کریں۔؟

جناب قارئین! صلوٰۃ تو اللہ کے دیے ہوئے نظریہ ربوبیت والے نظام کو مستحکم بنانے اور نافذ کرنے کیلئے ہے جس سے سرمایہ دار، ذخیرہ اندوز لوگوں کو چڑ ہے۔ کیا آپ نے سورہ علق میں نہیں پڑھا کہ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۝ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝ 96.5-10 یعنی خبردار انسان جب سرکش بنتا ہے جب وہ خود کو تونگر اور مالدار اور غنی تصور کرتا ہے، اسے یاد ہی نہیں ہے کہ اسے اللہ کی طرف بھی لوٹنا ہے۔ اے مخاطب قرآن! کیا تجھے خبر ہے کہ یہ دولت کے گھمنڈ میں آ کر ہمارے کسی بندے کو جب وہ صلوٰۃ کی ڈیوٹی دیتا ہے تو اس کو اس سے روکتا ہے۔

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ کہ سرمایہ داروں نے اپنی ملوں میں کارخانوں میں مزدوروں کیلئے نمازیں پڑھنے کیلئے مسجدیں بنوا رکھی ہیں اور ان مساجد میں نماز پڑھانے والے امام اور اذانیں دینے والے لوگ تنخواہ پر مقرر کر کے دیے ہوئے ہیں۔ جبکہ کارخانہ اور مل کے مزدور لوگ سرکاری طور پر لیبر قوانین کی روشنی میں اپنے حقوق اجر لینے کیلئے یونین بناتے ہیں تو مل مالک لوگ انہیں پولیس کو رشوت دے کر گرفتار کراتے ہیں ان پر جھوٹے مقدمے قائم کرا کر انہیں یونین سازی سے روکتے ہیں۔ غور کیا جائے تو اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى یعنی سرمایہ دار آدمی بندے کو صلوٰۃ سے روکتا ہے تو وہ صلوٰۃ والا

مصلی بندہ تو لیبر یونین کا ممبر اور ورکر ہو اہل کے اندر مسجد میں نماز پڑھنے والے لوگ تو صلوٰۃ کے مصلی نہیں
ہوئے انہیں نمازی تو کہا جا سکتا ہے لیکن قرآن والی صلوٰۃ کا مصلی نہیں کہا جا سکتا۔ مصلی شخص اور صلوٰۃ قائم
کرنے والا آدمی وہ ہے جو ربوبیت کائنات کیلئے نظام ربوبیت کیلئے استحصالی سرمایہ داروں سے جنگ لڑتا
ہے، محروم محنت کشوں کی یونین بناتا ہے، بے خوف ہو کر پھر سرمایہ دار اور اس کی پکاؤ مال پولیس فورس سے بھی
نہیں ڈرتا۔ یہی تو ہے قرآن والی صلوٰۃ ادا کرنے والا۔ جیسے کہ سورۃ المدثر میں بتایا گیا ہے کہ دوزخ کے اندر
مجرموں سے سوال کیا جائے گا کہ مَا سَلَكَكُمْ فِىْ سَقَرَ ۝ 74.420 تمہیں کیا چیز جہنم میں لائی۔ تو وہ
جواب دیں گے کہ لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ
74.43,44 یعنی ہم صلوٰۃ قائم کرنے والے مصلین میں سے نہیں تھے جس صلوٰۃ سے مسکینوں کے کھانے
کا کوئی بندوبست ہوتا ہو۔

معزز قارئین! آپ نے ابھی پڑھا ہے کہ دشمن ملک جب حملہ کرتا ہے تو وہ فکری دانش گاہوں
یعنی ملک کی تھنک ٹینک اور نظریاتی تربیت گاہوں کے اداروں صلوٰۃ ادا کرنے والے انقلابی ورکروں اور ملکی
مساجد (عدالتوں) کو مسمار اور تاراج کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ 22.40 اس آیت سے بھی دیگر ملکی
اداروں کے ساتھ صلوٰۃ کی اہمیت بھی سمجھ میں آتی ہے۔ اسلامی فلاحی ریاست کے مصلین کی صلوٰۃ بھی دشمن
پر ناگوار گزرتی ہے۔ سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کو اسلامی نظام کے نصاب کی صلوٰۃ ہی مشکل لگتی ہے جو وہ
مصلین کو مارنے اور خرید کرنے کی ٹوہ میں رہتا ہے۔ اس لئے قرآن نے فرمایا کہ مصلی وہ ہونے چاہئیں جو
بے خوف ہوں اور مصلین کے مربی اور قائد جناب رسول اللہ سے فرمایا کہ إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ۝
ہم نے آپ کو نظریاتی سلیبس قرآن حکیم دیا ہے اب فَصَلِّ لِرَبِّكَ اس کتاب کو فالو کرتے ہوئے
اپنے رب کے قانون ربوبیت کے نظام کو قائم کرو۔ جب آپ نظام صلوٰۃ قائم کریں گے تو دنیا بھر کے
مترفین روم و فارس کے بادشاہ، جاگیردار و سرمایہ دار اور یہودیوں کے خانہ بدوش قارون صفت مکھی چوس
دولتیے آپ کے خلاف جنگ لڑیں گے اور مقابلہ کیلئے آ جائیں گے۔ سو! اے محمد سلام علیک، اے مخاطب
قرآن! تو بھی ان کے مقابلے میں وَانْحَرْ سینہ تان کر میدان میں چیلنج کرنا، پھر دیکھنا کہ إِنَّ

شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ۝ تیرے دشمن کی دم بھی کٹ جائے گی۔

محترم قارئین! میں اس مقدمہ میں تمہیدی طور پر قرآنی اصطلاح صلوٰۃ کا تعارف کرا رہا تھا کہ صلوٰۃ معاشروں ریاستوں انسانی اجتماعات کی فلاح اور کامیابی کی ایک طرح کی رہنما اصطلاح ہے۔ میری یہ عرض داشت تفصیلی طور پر آپ اس وقت سمجھیں گے جب صلوٰۃ والی ایک ایک آیت کو اپنے اپنے مقام پر پڑھیں گے۔ میں یہاں مختصر طور پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ لفظ صلوٰۃ کا استعمال قرآن حکیم میں جہاں بھی استعمال ہوا ہے وہاں اس کے طور طریق کے تعین کیلئے نظام شوریٰ پارلیمنٹ اسمبلیوں انتظامی مجالس میں پاس کرنے کا عندیہ دیا گیا ہے (42.38) اس آیت میں ملکی پیداوار کے بجٹ کی تقسیم کرنے کا حکم بھی اسی شورائی طریق پر طے کرنے کو اقامت صلوٰۃ کی تشریح میں لایا گیا ہے اور وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ کو اسمبلیوں کے ساتھ کانفرنسوں کے مفہوم میں بھی لایا جا سکتا ہے۔ قرآن حکیم نے صلوٰۃ کے مصلین کو اصلاح معاشرہ کے مفہوم میں بھی لایا ہے۔ (29.45، 7.170) اور غلامی کے خلاف آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد کو بھی قرآن نے صلوٰۃ کی تشریح میں ذکر کیا ہے (10.87) اور جیسے کہ میں نے شروع مقدمہ میں عرض کیا کہ الصلوٰۃ کی اصطلاح کو قرآن میں ربوبیت اور انفاق سے بیسیوں بار ایک ساتھ لا کر اللہ نے معاشیات کے پیچیدہ مسئلہ کا حل صلوٰۃ کے ذریعے نمٹانے کی رہنمائی فرمائی ہے لیکن افسوس کے مولوی کے مذہب نے امت سے یہ قرآنی صلوٰۃ والی سوغات چھین کر قیادت عالم اور جہانبانی کے منصب سے معزول کر کے اس دور رکعت کی امامت پر راضی کر دیا ہے۔

کتابچہ ھذا میں لفظ صلوٰۃ سمجھنے کا طریقہ

کتاب ہذا میں لفظ صلوٰۃ والی آیات کا میں نے مفہوم اور خلاصہ عرض کیا ہے اور بعض آیات میں صلوٰۃ کے سوا اور بھی مسائل تھے میں نے وہاں صرف صلوٰۃ کا خلاصہ لکھا ہے باقی مسائل کو چھوڑ دیا ہے اور کئی جگہوں پر تو صلوٰۃ والی آیات سے مناسبت کی وجہ سے مسائل والی آیات کا بھی خلاصہ عرض کرنے کے بعد میں صلوٰۃ عرض کی ہے۔ اس وجہ سے آگے بجائے لفظی معنی کے مفہوم پر اکتفا کیا ہے اور اس کتاب کا نام تجویز کیا ہے صلوٰۃ اور نماز میں فرق۔

حوالہ نمبر 1 اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ O 2.3

مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ نظام صلوٰۃ قائم کر کے اس سے حاجت مندوں پر خرچ کرے۔

اس آیت کریمہ کی ما قبل والی آیت ہے کہ یہ کتاب قرآن وہ کتاب ہے جس میں کوئی تشویش اور شش و پنج کی کوئی بات نہیں اور تمہارے اس مطالبہ کہ **اھدنا الصراط المستقیم** کے جواب میں ہم آپ کو یہ کتاب دے رہے ہیں۔ لیکن یہ کتاب ایسے لوگوں کیلئے باعث ہدایت ہوگی جو خود بھی غلط راستوں سے بچنے کیلئے کوشاں ہوں۔ سو ایسے لوگ کون ہو سکتے ہیں؟ اس کا جواب اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ یہ لوگ وہ ہیں جو اس کتاب کی بتائے ہوئے حقائق پر ارشادات پر ان کے انجام اور نتائج کو ظاہر ہونے سے قبل بن دیکھے قبول کرتے ہوں، ایمان لاتے ہوں۔ اس کتاب سے اس کے وعدہ کردہ حیات بخش نتائج اس شکل میں مل سکیں گے جب لوگ اس کتاب میں سمجھائے ہوئے نظام صلوٰۃ کو قائم کریں گے اور اس نظام کی کامیابی کیلئے لازم ہے کہ ہماری جانب سے عطا کردہ رزق جملہ وسائل کو مفاد عامہ کیلئے کھلا رکھیں اور عوام کے استفادہ لینے کے خلاف ذخائر رزق پر کوئی بندش نہ باندھیں۔

قارئین حضرات! نوٹ کرتے چلیں کہ اس آیت کریمہ میں **اَقَامُوا الصَّلٰوۃ** کی کامیابی کو بڑے سارے بجٹ خرچ کرنے سے منسلک دکھایا گیا ہے۔ جس سے یہ بات کھل کر ثابت ہوتی ہے کہ نظام صلوٰۃ اقسام رزق کی ذخیرہ اندوزی سے کامیاب نہیں ہو سکے گا یعنی جو مملکت رعیت کی ضروریات و حاجات پر خرچ نہیں کرے گی وہ ناکام ہوگی۔

حوالہ نمبر 2 وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ O
وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّكٰوۃَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ O 2/42,43

تمہارا اسلام احکام قرآن کو ماننے سے اور لوگوں کو سامان پرورش دینے سے قبول کیا جائے گا۔

اس مقام پر آیت نمبر چالیس سے لے کر سینتالیس تک اہل کتاب سے خطاب ہے کہ میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے آپ کو دنیا بھر کے جہانوں پر فضیلت بخشی اور مستقبل کیلئے بھی میرا تم سے عہد و پیمان لیا ہوا تھا کہ میری آنے والے انبیاء اور ان کی لائی ہوئی کتابوں پر ایمان لاؤ گے (3.80) اس لئے

ایسے معاہدوں کی لاج رکھتے ہوئے اب میری اس آخری کتاب پر ایمان لے آؤ جو تمہیں ملی ہوئی کتاب کی بھی تصدیق کرتی ہے۔ اس لیئے میری اس کتاب کے انکار کرنے میں پہل نہ کرو اور نہ ہی میری آیات کی تجارت سے اپنی گدیوں اور خانقاہوں کے فرسودہ اور خود ساختہ نظریوں سے اپنی قوم کو بھی تباہ کرو۔ اس طرح سے جو تم کتمانِ حق کر رہے ہو اس کا بھی تمہیں علم ہے۔ سو تمہاری بھلائی اس میں ہے کہ ہماری دعوت ایمان قبول کرنے کے بعد قدم آگے بڑھاتے ہوئے اقامتِ صلوٰۃ کے ذریعے اللہ کی مخلوق کو رزق اور سامان پرورش پہنچاؤ اور جماعت مومنین کی طرح تم بھی حق کو ماننے والوں میں سے ہو جاؤ اور فرمانبرداروں میں سے ہو جاؤ۔

(حوالہ نمبر 3) وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ O 2.45

رعیت کو خوشحال رکھنے میں تمہاری طاقت بنے گی۔

تم جو تجارت آیات سے اور حق کی آیات میں التباس و دھوکہ دہی سے اپنی پیشوائیت کے گھمنڈ میں لوگوں کو نیک راہوں پر چلنے کے وعظ اور تلقین کر رہے ہو تم نے تو اپنے آپ کو بھلایا ہوا ہے۔ وہ اس طرح کہ جب تم اپنی کتاب جو تمہیں اللہ سے ملی ہوئی ہے اسے بھی پڑھتے ہو اور اس میں آخری رسول اور اس کی آخری کتاب کے آنے کا ذکر ہے اور اس پر ایمان لانے کا تم سے عہد و پیمان بھی لیا ہوا ہے پھر بھی تم سمجھ نہیں پا رہے کہ تمہارے اس دوغلہ پن کا انجام کیا ہوگا؟ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ دنیوی زندگی کا استحکام اور موروثی بڑائی تمہاری پاپائیت اور خانقاہی نظام، پرائی کمائی کھانے سے حاصل ہوگی تو یہ تمہاری بھول ہے۔ یاد رکھو کہ اپنا ذاتی استحکام اور اجتماعی و معاشرتی استحکام حاجت مند لوگوں کو کھلانے سے حاصل ہوتا ہے، اپنا پیٹ کاٹ کر اوروں کی غیروں کی پرایوں کی حاجت روائی کرنے سے آدمی خود خوشحال بنتا ہے خود طاقتور بنتا ہے۔ یہ فلسفہ کہ "آنکھوں کو بند کرتے ہیں دیدار کیلئے" اللہ عزوجل نے نظام صلوٰۃ میں مضمر رکھا ہے۔ وہ اس طرح کہ مومن کی شان میں اللہ نے فرمایا ہے کہ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ جو نظام صلوٰۃ قائم کریں گے اس نظام میں ہمارے دیئے ہوئے رزق سے خرچ کریں گے۔ پھر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کیلئے فرمایا کہ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ '' 2.261 یعنی تم لوگ بیج کا ایک دانہ زمین میں بوتے ہو، میں اس ایک دانے سے سات سو دانے یا اس سے بھی زیادہ پیدا کر کے دیتا ہوں۔

جناب قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ نظام صلوٰۃ کی کامیابی انفاق فی سبیل اللہ سے جڑی ہوئی قرآن نے سمجھائی ہے اور انفاق کرنے والا اللہ کی راہ میں دینے سے کم نہیں ہوتا بلکہ بدلہ میں اسے سات سو گنا زیادہ اللہ کے ہاں سے دیا جاتا ہے۔ اس لئے اللہ نے فرمایا کہ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ مدد حاصل کرو طاقت اور قوت حاصل کرو صبر سے یعنی استقامت سے نظریہ پر ڈٹے رہنے سے اور مدد حاصل کرو نظام صلوٰۃ قائم کرنے سے، صلوٰۃ یعنی احکام قرآن کی اتباع اور پیروی کرنے سے۔ اس آیت نے یہ سبق سکھایا کہ جو معاشرہ احکام قران کی پیروی کرے گا وہ نہایت طاقتور اور خوشحال بنے گا لیکن یہ بات خیال میں رہے کہ نظام صلوٰۃ ان لوگوں کیلئے تو بھاری ہے جن کی دلوں میں اللہ کا خوف نہ ہو، اللہ کی انہیں پرواہ نہ ہو مگر جو لوگ اپنے دلوں میں اللہ کا خوف رکھنے والے ہوں گے اور ہر حکم قرآن کے سامنے نیاز مندی اور حضور قلب کے ساتھ اطاعت کیلئے حاضر رہیں گے تو ایسے لوگ نظام صلوٰۃ کے ذریعے طاقتور و مستحکم بن جائیں گے۔

(البقرۃ) وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ 2.83

نظام صلوٰۃ سے انحراف کا انجام ہلاکت ہے۔

محترم قارئین اس آیت کریمہ میں اللہ عزوجل اہل کتاب کو، بنی اسرائیل کو یاد دلا رہے ہیں کہ تم نے پہلے ہم سے عہد و اقرار کیا ہوا تھا کہ تم اللہ کے سوا کسی کا بھی کہا نہیں مانو گے اور اپنے والدین سے حسن سلوک کرو گے اور رشتہ داروں سے اور بے سہارا لوگوں سے اور جن کا چلتا کاروبار ٹھپ ہو گیا ہو ان سب سے بھی حسن سلوک کرو گے۔ جس سے ان کی رکی ہوئی زندگی کی گاڑی چلنے کے لائق ہو سکے اور انسانیت کی بنیاد پر ہر ایک سے یہ حسن سلوک کرنا ہو گا اور ہم نے تم سے یہ بھی وعدہ لیا تھا کہ تم نظام صلوٰۃ بھی قائم کرو

گے۔ جس سے رعیت کے ایک ایک فرد تک **اٰتُوا الزَّکٰوۃ** کے حکم کے تحت بہتر سامان پرورش پہنچ پائے۔ ان وعدوں کے دینے بعد تم لوگ مکر گئے۔ سوائے تم میں سے تھوڑے لوگوں کے اور تمہارا حال یہ ہے کہ تم اپنے وعدوں سے روگرداں بنے ہوئے ہو۔

جناب قارئین صلوٰۃ کے حوالے سے یہ تیسری آیت ہے جس میں اہل کتاب کو **اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃ** کا حکم بھی دیا جا رہا ہے اور اس سے پہلے ان کی انبیاء کی معرفت ملی ہوئی کتابوں میں صلوٰۃ کے احکام کے متعلق اس آیت میں پوچھا جا رہا ہے کہ دیگر احکام کے وعدوں کے علاوہ صلوٰۃ وزکوٰۃ کے حکم اور فرض سے بھی روگرداں بننے کی ملامت کی جارہی ہے اور ان آیتوں کے علاوہ بھی آگے اہل کتاب کو صلوٰۃ وزکوٰۃ دیئے جانے کا ذکر آئے گا اور جس طرح کہ سورۃ شوریٰ کی آیت میں فرمایا گیا ہے کہ اے مخاطبین قرآن تمہارے لیے ڈیکلیئر کی ہوئی شریعت نوح، ابراہیم، محمد، موسیٰ، عیسیٰ سلام علیہم سب کیلئے ایک طرح کی شریعت کی وصیت کی گئی ہے۔ سو جو لوگ شریعت اسلامیہ میں (آتش پرستوں کی) مروج نماز کو پانچ یا تین بار روزانہ پڑھنا **اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃ** کے ترجمہ میں بیان کرتے ہیں اور **اٰتُوا الزَّکٰوۃ** کو سال میں بچت مال پر چالیسواں حصہ دینے کو **اٰتُوا الزَّکٰوۃ** کے حکم کی تعمیر قرار دیتے ہیں، وہ شریعت کے اس حکم کی تشریح بھی یقین سے یہود و نصاریٰ کے ہاں بھی مسلم امت میں مروج موجود نماز اور مروج زکوٰۃ کی طرح ہونی چاہیے جبکہ صلوٰۃ وزکوٰۃ کی یہ مروج تفصیل نہ تورات میں ہے نہ انجیل میں ہے نہ ہی یہود و نصاریٰ کے موجودہ مذہبی فرائض کے شیڈول کی عملی لسٹ میں ہے۔ جبکہ اوپر کی آیت کے حکم کے لحاظ سے جملہ انبیاء کی شرائع سب ایک ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ مسلم امت میں مروج نماز مجوسی مذہب میں آگ کے سامنے پڑھی جانے والی نماز پنجگانہ سے ملتی ہے۔ لیکن یہ بھی مجوسیوں کی اصل شریعت میں نہیں تھی۔ مجوسیوں کے اصل بانی حضرت زرتشت کی وفات کے اندازاً پانچ سو سال بعد مجوسیوں کے امام حکیم مانی صاحب پیدائش 215ء نے مروج نماز ایجاد کر کے رائج کرائی تھی۔ سو اس آیت کریمہ میں بنی اسرائیل کو جو کہا جا رہا ہے کہ تم اپنے اقامت صلوٰۃ اور دیگر وعدوں سے جب تم مکر گئے تو **فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا** یعنی عنقریب یہ لوگ اپنی صلوٰتوں کو ضائع کرنے کی وجہ سے اپنی ہلاکت و بربادی دیکھیں گے۔

حوالہ نمبر 5 ”اَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِاَنفُسِكُم مِّن خَيرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعمَلُونَ بَصِيرٌ“ O 2.110

صلوۃ و زکوۃ سے تمہارا مستقبل تابناک ہوگا۔

جناب قارئین ہم اپنی گزشتہ تحریروں میں قرآنی صلوۃ و زکوۃ کا مفہوم تصریف آیات کی روشنی میں عرض کر چکے ہیں۔ اب ہر آیت کے ذیل میں تکرار کے ساتھ اصطلاح صلوۃ و زکوۃ کے قرآن کے بتائے ہوئے مزید فوائد و نتائج قارئین کی خدمت میں عرض کریں گے تاکہ اس حیات بخش انسانی فلاح والی اصطلاحوں کو لوگ سمجھ سکیں۔ پھر غور بھی فرمائیں کہ کس طرح ان سے ہیرے موتی چھین کر بدلے میں انہیں کنکریاں دی گئیں ہیں۔

اس آیت کریمہ سے پہلی والی آیت کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ وَدَّ كَثِيرٌ ”مِّن اَهلِ الكِتٰبِ لَو يَرُدُّونَكُم مِّن م بَعدِ اِيمَانِكُم كُفَّارًا یعنی اہل کتاب لوگوں میں سے کئی سارے لوگ چاہتے ہیں کہ تم مومنوں کو کفر کی طرف پھر سے لوٹا دیں۔ یہ ان کی اندرونی حسد کی بات اس وجہ سے ہے کہ وہ تمہیں ملی ہوئی کتاب سے سمجھ گئے ہیں کہ ان لوگوں کو حق مل گیا ہے۔ اب وہ تمہاری ترقیوں کے اپنے اندر میں حسد کی آگ میں جلتے ہیں۔ اس لیئے جماعت مومنین یعنی امت مسلمہ کو چاہیے کہ وہ اقامت صلوۃ کے نظام میں مصروف رہے جس سے ضرورتمندوں میں ایتاء الزکوۃ ہوتا رہے اور جو کچھ بھی تم اپنے مستقبل کیلئے کر رہے ہو بھلائی کے کاموں میں سے وہ ہرگز ضائع نہیں ہوگا اور تمہارے مستقبل کی کامیابی اسی میں ہے کہ ماضی اور حال کے ساتھ فکر فرداں کا دامن بھی ہاتھ سے نہ جائے۔ جو قومیں کل کیلئے نہیں سوچتیں نہیں کچھ کرتیں ان کا نہ حال بہتر ہو سکتا ہے نہ ہی مستقبل اور یاد رکھو کہ تمہارے کل کا ضامن آج ہے اور آج کی کامیابی کا راستہ اَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ہے۔ تحقیق اللہ تمہارے اعمال پر بصیر ہے جیسے کہ تم دوربینیں لگائی ہوئی ہیں۔

(حوالہ نمبر 1) وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۚ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ۚ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ 2.125

تمہاری عالمگیریت کا مدار اس پر ہے کہ تم فرقہ واریت کی بجائے انسانیت کی فلاح کے حوالے سے فیصلے کرو اور جب ہم نے بیت اللہ کی عدالتی ریچ کو، ہدف کو اتنا بڑھایا ہے کہ وہ کسی ایک امت میں محدود ہونے کی بجائے انسانیت کا مرجع بن گیا ہے بلا تمیز فرقوں کے وہ ذات انسان کو امن دینے والی جائے پناہ بن گئی ہے۔ تو اب تم مسلم امت والے اتنے بڑے مرتبہ کو اس صورت میں نباہ سکتے ہو، متمکن کر سکتے ہو جب تمہاری حاکمانہ عدالتی خدمات ابراہیمی منصب انسانوں کی امامت انسانیت کی قیادت سب کیلئے فلاحی خدمت اور حاکمیت والے مقام پر سرانجام دو گے۔ اس حکمنامہ کا منفی پہلو یہ ہے کہ اگر تم نے ابراہیمی منصب و مقام سے ہٹ کر خدمات انسانیت اور صلوٰۃ کے استفادوں یعنی ایتاء الزکوٰۃ سے ربوبیت عالم کے ہدف کو محدود بنا کر مرکز عدل برائے انسانیت مسجد بیت الحرام کو جھوٹی اور خلاف قرآن حدیث سازی سے اسے صرف مسلم امت کیلئے فرقہ وارانہ عصبیت میں ڈوب کر محدود کر دیا تو یاد رکھنا کہ یہ اقوام عالم کی عدالت تم کھو بیٹھو گے بلکہ اب کھو بھی چکے ہو۔ پھر اس مقام ابراہیم والی قائدانہ منصب اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا یعنی تمہاری عالمگیر حیثیت اور منصب کے ورثہ پر آیا ملنے کا جو ذکر یش اللہ نے محمد الرسول ﷺ اور اس کی امت کو یاد دلایا تھا کہ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۗ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ 3.68۔

جناب قارئین اس آیت کریمہ میں کھول کھول کر بتایا گیا ہے کہ ابراہیمی منصب و عہدہ کا حقدار وہ ہے جو اس کا تابع ہو اس کے مقام قیادت و امامت انسانیت کیلئے اس لحاظ سے ابراہیمی مقام و مرتبہ کا وارث یہی محمد رسول اللہ ہے اور جماعت المومنین ہے اور ان کا ولی وارث اللہ ہے۔ اب تو مسلم امت نے مسجد بیت الحرام میں غیر مسلم لوگوں کے داخلہ پر بندشوں کی حدیثیں بنا کر وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى کے یہ معنی مشہور کر دیے ہیں کہ کعبۃ اللہ کے ایک کونے کے قریب ایک دیدہ زیب

برجی بنا کر اس میں شیشے کے فریم میں پاؤں کے نشانوں کا تراشیدہ پتھر رکھا ہے اور مشہور کیا ہے کہ جب ابراہیم کعبۃ اللہ کی دیواروں کی چنائی کرتے تھے تو اس پتھر پر کھڑے ہو کر کام کرتے تھے۔ جناب قارئین اس طرح کا ایک پتھر حیدرآباد سندھ میں بھی رکھا ہوا ہے جو مولا علی کے قدم گاہ کے نام سے مشہور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس پتھر پر بھی جناب علی کے نماز پڑھنے سے پاؤں کے نشان اور سجدہ کی وجہ سے پیشانی و ہاتھوں اور گوڈوں کے نشان بھی ہیں۔ آج کل علم قرآن **وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى** کے معنی یہ کئے ہوئے ہیں کہ یہ پتھر والی برجی مقام ابراہیم ہے۔ سو اس کے پاس مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھا کرو۔

سوال نمبر 7 **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ 2.153**

ہر محاذ جنگ کو فتح کرنے کیلئے نظریاتی استقامت و صلوٰۃ کا سہارا پکڑو۔

جناب رسول اللہ سلام علیہ جب ہجرت کر کے مدینے کو تشریف لاتے ہیں تو سر دست دو مہمیں درپیش آتی ہیں۔ ایک تو عربوں کے ہاں حجاز کی حاکمیت کی علامت ماضی کی تاریخ کی روشنی میں یہ رہی ہے کہ حجاز کے والی کیلئے یہ ضروری جانا جاتا تھا کہ مکہ شہر پر اس کا قبضہ ہو تو رسول اکرم سلام علیہ جب مدینہ میں تشریف لا کر اپنی حکومت قائم کرتے ہیں تو عربوں کے ذہنی و تاریخی عرفی سوچ کے مطابق مکہ کو فتح کرنے کا شدید اشتیاق رکھتے ہیں۔ نیز اس لیے بھی کہ وہ ابراہیمی مرکز بھی تھا۔ اس کے بعد دوسری فکری اور نظریاتی رکاوٹ جو مدینہ کے یہودیوں نے کھڑی کی کہ مکہ کو اتنی مرکزی حیثیت کیوں؟ جبکہ سابقہ انبیاء کا مرکز اور ہیڈ کوارٹر بیت المقدس رہا ہے۔ لیکن اللہ نے رسول اللہ کو مکہ فتح کر کے دینے کا اس لئے یقین دلایا کہ وہ ابراہیمی مرکز کے طور پر ساری انسانیت کا مرکز بنے۔ جبکہ بیت المقدس کو یہودیوں نے فرقہ وارانہ تنگ نظری سے اپنا نسلی مرکز بنایا ہوا تھا۔ سو ان دونوں مہموں کو محاذوں کو فتح کرنے کیلئے اللہ نے اپنے رسول کو اس کی جماعت مومنین کو حکم دیا کہ صبر یعنی نظریہ پر ڈٹ کر رہنے سے اور صلوٰۃ یعنی قرآن کے بتائے ہوئے نظام مملکت کے قیام سے طاقت حاصل کرو اور مضبوط ہو۔

جناب قارئین! اس آیت 2.53 سے پہلے کی گیارہ عدد آیتیں مکہ کے ہیڈ کوارٹر کو تسلیم کرانے اور فتح کرانے کیلئے بطور نفس موضوع پر نازل شدہ ہیں۔ پھر اسے فتح کرنے کے گر اور ہنر کے طور پر اللہ نے یہ

آیت نازل فرمائی کہ ان مہموں کو سر کرنے کیلئے نظام صلوٰۃ کے قیام اور فکری استقامت کا سہارا پکڑو۔
میرے خیال میں شاید لوگ نظریوں اور افکار پر ذٹ کر رہے کو تو استعانت اور استحکام کو سمجھ سکتے ہوں گے۔
لیکن اقامت صلوٰۃ سے کسی مملکت اور ریاست کو استحکام کس طرح سے حاصل ہوگا، مدد کس طرح مل سکے گی؟ یہ
بات سمجھنا عام لوگوں کو قدرے مشکل لگ سکتی ہے۔ اس لیئے اس کی تفہیم کیلئے عرض ہے کہ قرآن نے نظام
صلوٰۃ کے ذریعے عوام کو ایتاء الزکوٰۃ یعنی سامان پرورش دینے کا حکم دیا ہے۔ قرآن نے نظام صلوٰۃ کے
ذریعے انفاق مال کا حکم دیا ہے یعنی اللہ کے دیئے ہوئے رزق سے ضرورت مندوں پر خرچ کرنے کا
حکم دیا ہے اور قرآن نے نظام صلوٰۃ قائم کرنے والوں کی شان میں فرمایا ہے کہ ان کے معاملات نظام
شوریٰ کے تحت پاس ہوتے ہیں۔ تو محترم قارئین جس نظام کے تحت مملکت کی طرف سے عوام کو سامان
پرورش مفت ملتا رہے تو ان کے فلاحی و ترقیاتی منصوبوں پر ریاست خرچ کرنے سے نہ گھبرائے اور امور
مملکت میں سب کے مشوروں سے فیصلے نبٹائے۔ تو ایسی ریاست کو اپنی عوام کا اتنا تو تعاون حاصل ہوگا کہ
اس ملک کو کسی تنخواہ خور فوج اور سیکورٹی فورس کی کوئی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ایسی فلاحی مملکت کا ہر شہری اپنی
مملکت کا والنٹیر سپاہی محافظ ہوگا۔ اس فارمولے کیلئے قرآن نے فرمایا ہے کہ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا
ٱسْتَعِينُوا بِٱلصَّبْرِ وَٱلصَّلَوٰةِ یعنی اے ایمان والو مدد حاصل کرو استقامت اور نظام صلوٰۃ سے۔
(حوالہ نمبر 8) أُولَـٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُهْتَدُونَ 2157
اللہ کی مدد اور سہارا ان کیلئے ہے جو اپنی بگڑی ہوئی حالت نظام صلوٰۃ کے ذریعے سے درست کریں گے۔

گزشتہ آیت کے بعد کی تین آیتوں کے اندر فرمایا گیا ہے کہ جب تم صبر اور صلوٰۃ سے اپنے نظام
اور ملک کی مضبوطی حاصل کرو گے تو لازم ہے کہ نظام صلوٰۃ کے دشمن لوگ آپ سے جنگ کریں اور تمہارے
ساتھی ایسی جنگ میں کام آجائیں گے۔ اس کیلئے یاد رکھیں کہ اللہ کی راہ میں ان قتل ہو جانے والوں کو
اموات میت مرے ہوئے لوگ ہرگز نہ کہیں بلکہ وہ تو حیات جاودان کے مالک ہو گئے اور یاد رکھو صبر اور
صلوٰۃ کے سہارے جب تم اپنی ریاست کو مضبوط بناؤ گے تو شروع شروع میں کچھ آزمائشیں آئیں گی (جو کہ
کسی لڑنے والی قوم پر لازماً آتی ہیں مثال کے طور پر) خوف، بھوک، پیداوار کی کی سپاہ کی کمی، فصلوں کی کمی

یعنی دشمن آپ کے خلاف ہر حیلہ سے آپ کو نقصان پہنچائے گا۔ تو ان کے مقابلہ میں ڈٹ جانے والوں کو اے مخاطب قرآن خوشخبری سناؤ کہ دکھوں کے بعد سکھوں کی باری ضرور آئے گی۔ اس لیئے ایسے صابرین حیات جاوداں کے مالک جوان مصائب کے آنے کے بعد بھی برسرمیدان پکار رہے ہیں کہ ہم اللہ کے دیئے ہوئے قرآنی پروگرام کیلئے وقف ہیں اور ہمارا ہر صورت میں مرجع اور ماخذ قرآنی ہدایات ہیں تو ان لوگوں کیلئے اللہ عزوجل نے بھی اعلان فرمایا کہ میری امدادیں اور میرے سہارے بھی انہیں کیلئے ہیں، میری مہربانیاں بھی ان کے ساتھ ہیں، یہی لوگ ہدایت والے ہوں گے۔

حوالہ نمبر 9 لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ 2.177

نیکی اطراف اور جہتوں کو مقدس قرار دینے میں نہیں ہے بلکہ اللہ پر ایمان لانے اور حاجتمندوں کی مالی مدد کیلئے نظام صلوٰۃ قائم کرنے اور دکھی لوگوں کو سہارا دینے میں ہے۔

جناب قارئین! اس آیت کریمہ کی ابتداء میں اللہ عزوجل نے لوگوں کی جاہلانہ رسم اور سوچ پر جرح کی ہے۔ وہ اپنے اپنے مذہب اور فرقے کے امتیاز کیلئے اطراف کو اپنے لیئے مخصوص بنا کر مخالفوں کے مقابلہ میں اپنی جہت اور مقرر کردہ سمت کے تقدس کے گن گاتے ہیں۔ اس لیئے رب عالی نے فرمایا ہے کہ نیکی اور بھلائی کا معیار نہ مشرق ہے نہ مغرب ہے نہ شمال ہے نہ جنوب ہے بلکہ نیکی کی بنیاد یہ ہے کہ اللہ پر ایمان لانا یوم آخرت پر ایمان لانا ملائکہ پر ایمان لانا انبیاء کی لائی ہوئی کتابوں پر ایمان لانا خود انبیاء پر ایمان لانا اور بڑی محبت کے جذبہ سے قریبی لوگوں بے سہارا لوگوں اور حادثات زمانہ کی وجہ سے پچھڑے ہوئے لوگوں اور گھروں سے دور سفر میں مصائب میں پھنسے ہوئے لوگوں، حاجت مندوں اور جن کی گردنیں ظالموں لٹیروں کے قبضہ میں قید ہوں ان سب کی مدد کرنے والا اور اقامت صلوٰۃ کے نظام کے

ذریعہ جس نظام سے لوگوں کو سامان پرورش میسر ہو اور جو ان معاملات کیلئے میثاق کر کے پھر ان وعدوں کو وفا کرے اور دکھ درد اور نقصانات اور خوف کی حالت میں کسی کے کام آئے۔ اصل میں یہ بہت بڑی نیکیاں ہیں۔ ایسے ہی لوگ صادق ہوں گے اور ایسے ہی لوگ متقین میں سے ہوں گے۔

جناب قارئین! غور فرمائیں کے معاشرہ کے کتنے تو بڑے مسائل کی فہرست کے درمیان میں اللہ پاک نے اقامت صلوٰۃ کے نظام کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے کہ ان سب حاجات کی حاجت روائی اور مشکلات کی مشکل کشائی نظام صلوٰۃ سے ہوگی اور دوسرا یہ کہ ان اژدہا قسم کے مصائب اور دردوں کی ایک لمبی فہرست کے درمیان اقامۃ صلوٰۃ کا حکم اور یہ صلوٰۃ بھی ایسی جس سے ایتاءالزکوٰۃ یعنی رعیت کے ہر فرد کو بہتر سامان پرورش ملے، یہ ترتیب بتاتی ہے کہ صلوٰۃ کا معنی اتباع احکام قرآنی ہے جن سے اتنے سارے رعیت کے دکھ درد دور ہوں۔

حوالہ نمبر 10 حٰفِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ 2.238

مرکزی صلوٰۃ کی حفاظت یہ ہے کہ تمہارے گھریلو اور داخلی تعلقات درست رہیں۔

جناب قارئین اس آیت سے پہلے اور بعد کی ایک آیت کے بعد اندازاً چودہ آیات پر جو مضمون ہے وہ طلاق، نکاح، رضاعت کے مسائل پر مشتمل ہے۔ ان کے درمیان آیت نمبر 2.238,239 کا یکسر موضوع بدل کر لایا گیا ہے۔ آیت 238 میں حکم دیا گیا کہ تم اپنے اوپر لاگو شدہ جملہ فرائض منصبی کی حفاظت کرو بالخصوص صلوٰۃ وسطیٰ کی یعنی مرکزی صلوٰۃ کی حفاظت کرو۔ اب یہ حکم اگر دیکھا جائے کہ انسانوں کے گھریلو اور ازدواجی مسائل کے درمیان میں دیا گیا ہے تو اس صلوٰۃ وسطیٰ یعنی مرکزی صلوٰۃ کے معنی ازدواجی قوانین اور گھریلو مسائل مراد لیئے جائیں گے اور اس کے علاوہ حکومت کے جملہ ڈیپارٹمنٹس کے رابطہ والے محکمہ کے قوانین کو بھی مرکزی صلوٰۃ کہا جا سکتا ہے۔ اس آیت کے مذکور بالا مفہوم کی اس کے بعد والی آیت نمبر 239 سے بھی تائید ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ صلوٰۃ کے معنی قوانین حیات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ یعنی تم لوگ خوف کی حالت میں ہو یا امن کی، پیادہ ہو یا سواری پر، ہر حال میں فلاح

کے قوانین کو یاد رکھو۔جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے۔جن قوانین کو تم اس سے پہلے نہیں جانتے تھے۔اس آیت نے اپنی ما قبل کی آیت میں صلوٰت اور صلوٰۃ کے مفہوم کو متعین کر دیا کہ یہ نظام حکومت کے قوانین سے متعلق ہدایت دی جاری ہے۔خواہ وہ قوانین گھریلو مسائل سے متعلق ہوں یا جملہ سرکاری محکموں سے۔

(حوالہ نمبر 11) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ 2.277

اگر تم نظام صلوٰۃ قائم کرو گے تو سرمایہ دار تم سے لڑیں گے،نظام صلوٰۃ قائم کرنے والے کسی سے ڈرا نہیں کرتے۔

جناب قارئین! سرمایہ داریت کی بنیاد چونکہ سود خوری پر قائم ہوتی ہے۔یہاں اس آیت سے پہلے کی دو آیات میں اللہ پاک نے سودی نظام کے خلاف اور سود خواروں کی ذہنیت کے تعارف پر دو عدد آیتوں میں ان کا احوال بیان فرمایا ہے۔پھر اس آیت نمبر 277 کے بعد قرآن مالی امور پر ہدایت دیتا ہے اور آیت نمبر 279 میں سرمایہ داروں کو وارننگ دی جاتی ہے اور سود خوری کو قرآن اللہ سے اعلان جنگ قرار دیتا ہے۔مطلب یہ کہ قرآن جب معاشیات پر مالی امور پر ہدایت شروع کرتا ہے تو اس کے درمیان میں آیت 277 لائی ہے کہ جب یہ لوگ ایمان لائے ہیں اور اعمال صالحہ والے ہیں اور جب یہ لوگ نظام صلوٰۃ قائم کریں گے جس سے پبلک کو سامان رزق ملے تو ان کا اجر اللہ پر واجب ہو جاتا ہے۔لیکن یہ بات یاد رکھی جائے کہ نظام صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ سے سرمایہ داروں کو جو چڑھ ہے وہ ان انقلابی مصلین کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے۔یہ انقلابی مصلین نہ ان سرمایہ داروں سے ڈریں گے نہ انہیں ان کی طرف سے کوئی پریشانی ہوگی

جناب قارئین ذرا غور فرمائیں کہ یہ آیت اقامت صلوٰۃ وایتاء زکوٰۃ سود خوروں کے خلاف مضمون کے درمیان میں جولائی گئی ہے اور اس آیت میں اعلان بھی کیا جاتا ہے کہ یہ مصلین ان سود خوروں سے ڈرنے والے نہیں ہوتے۔اب کوئی بتائے کہ اگر یہاں صلوٰۃ کے معنی آتش پرستوں والی مروج نماز کی جائے گی تو آج کی اکثر مسجدیں بنتی ہی سود خوروں کے پیسوں سے ہیں اور نماز پڑھانے والا امام تو ہے ہی نوکر تو سود خوروں کے چندوں سے تنخواہ لیتا ہے۔وہ ان سے کس طرح بے خوف ہو کر ان کے ساتھ فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ کا اعلان جنگ کرے گا۔

جناب قارئین محترم! اس آیت کو ماقبل اور مابعد کی آیتوں سے ربط کی صورت میں غور کریں تو اچھی طرح سمجھ میں آجائے گا کہ اقامت صلوٰۃ کا حکومت کے مالی نظام سے نہایت ہی اہم تعلق ہے کہ اقامت صلوٰۃ کا ذکر جو قرآن کریم میں کئی سارے مقامات میں معاشیات کے موضوع کے درمیان بیان کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صدیوں پہلے شروع اسلام کے سرمایہ داروں کے کرایہ پر امام بنے ہوئے فقہ سازوں اور حدیث سازوں نے قرآن کے انقلابی اعلان **اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ** کے معنی و مفہوم کو بگاڑ کر رہبانیت کا ڈائیلاگ بنا دیا۔

حوالہ نمبر 12 **فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ "يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ** 3.39

صلوٰۃ بمعنی دعا

اس آیت سے پہلی آیت میں جناب زکریا کا بی بی مریم سے مکالمہ ہے جو ان کے زیر کفالت تھیں اور مریم کی پرہیزگاری پورے ہیکل کے عبادت گزاروں سے بڑھ چڑھ کر تھی جیسا کہ جناب زکریا کی کوئی اولاد نہیں تھی تو بی بی مریم کے تقویٰ اور پرہیزگاری دیکھ کر اس کے دل میں آیا کہ کاش مجھے بھی اولاد ہوتی۔ سو وہ اپنے ڈیفنس کالج میں طلب ولد کی دعا مانگ رہا تھا تو اللہ نے زکریا کی دعا قبول کر کے اسے اطلاع دینے کیلئے جو ملائک بھیجے اس آیت میں یہی قصہ ہے کہ جب اللہ کے ملائک اس کے پاس گئے **تو وھو قائم يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ** یعنی اس وقت زکریا اپنی حربیہ درس گاہ میں کھڑے ہو کر دعا مانگ رہے تھے۔

حوالہ نمبر 13 **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ" مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا** 4.43

صلوٰۃ بمعنی مقالہ برائے سیمینار و کانفرنس

اس آیت کریمہ میں رب تعالیٰ نظام صلوٰۃ قائم کرنے والے حکمرانوں، افسروں، دانشوروں

سے فرمارہے ہیں کہ جب آپ کو اجتماع صلوٰۃ میں شریک ہونا ہو تو خیال رکھیں کہ وہاں ایسی حالت میں نہ جائیں کہ آپ کے ہوش وحواس ٹھکانے پر نہ ہوں۔ یہ وہاں شرکت کیلئے نہ جانے کی بندش کا حکم اس وقت تک ہے جب تک آپ کو یہ معلوم نہ ہو جائے کہ وہاں ایجنڈا کیا ہے، اس کے لحاظ سے مجھے کیا کہنا ہے اور اگر وہاں سوال وجواب کا وقفہ ہو جائے تو ایسے حال میں لازم ہو جائے گا کہ جواب میں کچھ کہنے سے پہلے سمجھ بھی سکو کہ پوچھا کیا گیا ہے، سائل کیا چاہتا ہے اور مجھے اس کے جواب میں کیا کہنا ہے؟

حوالہ نمبر 14 اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا 4.77

نظام صلوٰۃ قائم کرنے والوں کو کسی موقعہ پر جنگ میں شرکت کا حکم بھی دیا جائے گا۔

اس سے پہلے ایک ایسا بھی وقت تھا جب ہم نے خود حکم دیا تھا کہ فی الحال جنگ کرنے کا وقت نہیں آیا، اب صرف اقامۃ صلوٰۃ سے معاشرہ کو مضبوط کرو۔ اس کے بعد آگے چل کر جب ان پر قتال کا حکم لاگو کیا گیا تو اچانک ان میں کا ایک گروہ لوگوں سے ڈرنے لگا، اتنا ڈرنا جتنا اللہ کا خوف رکھا جاتا ہے یا تو اس سے بھی زیادہ۔ محترم قارئین یہ ڈرنے والے مصلی لوگ اس لئے ڈر رہے تھے کہ اتنے وقت تک ان لوگوں نے صلوٰۃ کی فلاسفی کو سمجھ نہیں پایا تھا اور نہ ہی وہ نظام صلوٰۃ کے ذریعے لوگوں کا اعتماد حاصل کر سکے تھے۔ اگر یہ لوگ فلسفہ صلوٰۃ سے وہ مطلوبہ استحکام حاصل کر سکے ہوتے تو لڑائی میں یہ لوگ کسی سے بھی نہ ڈرتے۔ اس لئے قرآن حکیم نے اسی آیت میں یہ فلسفہ بھی سمجھا دیا کہ دنیاوی زندگی میں جتنا بھی حصول دولت اور ارتکاز دولت کی حرص رکھو گے یاد رکھو کہ یہ زیادہ دولت پھر بھی تھوڑی ہے۔ جو لوگ ڈر رہے ہیں اس کی وجہ ہی یہ ہے کہ انہوں نے اب تک فلسفہ صلوٰۃ کو سمجھا ہی نہیں ہے۔ صلوٰۃ کا فلسفہ انفاق یعنی خرچ کر دینا ہے اور دولت کی تقسیم ہے۔ جو لوگ دولت کے اکاؤنٹ جمع مالا وعدده کے مرتکب ہونگے وہ موت سے ڈریں گے وہ جنگ سے ڈریں گے وہ لوگوں سے ڈریں گے اتنے تک کہ اپنی اولاد سے بھی ڈریں گے۔

صلوٰۃ کا اصل مفہوم قرآن کے معاشی نظام کے فارمولے کے تحت وسائل رزق کو خرچ کر دینا ہے۔

حوالہ نمبر 15 وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ "اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ہ 4.101

سفر کے دوران خوف کی حالت میں اجتماع صلوٰۃ حضر کے معمول سے مختصر اور شارٹ کر لیا کرو۔

جیسا کہ فریضہ صلوٰۃ ورکروں اور بیورو کریسی کے کارکنوں پر اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ہ 4.103 یعنی ادائیگی صلوٰۃ شفٹ وائز مقرر کردہ کاموں میں بٹی ہوئی ہے اس لئے تم پر کوئی حرج نہیں ہے کہ سفر کی حالت میں، جنگ اور خوف کی حالت میں اجتماع صلوٰۃ کے وقت کو مختصر اور تھوڑا کرو۔

حوالہ نمبر 16 وَاِذَا کُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ" مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْیَاْخُذُوْا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَکُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِکُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ" اُخْرٰی لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِکُمْ وَاَمْتِعَتِکُمْ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْکُمْ مَّیْلَةً وَّاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اِنْ کَانَ بِکُمْ اَذًی مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ کُنْتُمْ مَّرْضٰی اَنْ تَضَعُوْا اَسْلِحَتَکُمْ وَخُذُوْا حِذْرَکُمْ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا 4.102

جنگی صورتحال کے دوران کمانڈر اور سربراہ مملکت اگر لشکر والوں کو کسی نئی حکمت عملی کیلئے بلائے تو۔۔۔۔

اس آیت کریمہ میں جنگی ماحول کے دوران کمانڈر اگر چاہے کہ میں اپنے سپاہ کو دشمن سے نپٹنے کیلئے کوئی لیٹسٹ ہدایات اور حکمت عملی سمجھاؤں تو قرآن حکیم نے ایسے اجتماع کیلئے ہدایات دی ہیں کہ سب کے سب لوگ لیکچر سننے ایک ساتھ نہ آئیں، وہ طائفوں کی صورت میں اپنے سالار کی باتیں سننے آئیں اور اس دوران ضروری اسلحہ ساتھ میں رکھیں، غیر مسلح نہ رہیں کہ کہیں دشمن ایسی صورتحال میں تم پر ٹوٹ نہ پڑے۔ کیونکہ کافر تاک میں رہتے ہیں کہ تم غافل ہو تو وہ تمہیں یکبارگی میں اڑا دیں۔

حوالہ نمبر 17 فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ فَإِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ وَلَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ اِنْ تَكُوْنُوْا 4.103

صلوٰۃ کی ڈیوٹی میں شرکت کو بجائے ادا کے قضائے صلوٰۃ کہا جانا چاہیے۔ اجتماع صلوٰۃ میں سمجھائی ہوئی جزئیات کو کھڑے بیٹھے لیٹے ہر کیفیت میں یاد کرنا چاہیے۔

جناب قارئین قرآن حکیم نے اس آیت کریمہ میں صلوٰۃ کے ساتھ ذکر یعنی یاد کرنے کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اجتماع صلوٰۃ کے ایجنڈا میں اگر کئی سارے مسائل کے متعلق کمانڈر نے فیصلے اور پالیسیاں سمجھائی ہیں تو فی الفور انہیں اپنے حافظہ کے ریکارڈ میں محفوظ کر لیا کرو کا حکم دیا ہے۔ یہ بات اس لیے بھی کہ زمانہ نزول وحی میں بیابانوں اور جنگی محاذوں پر فیصلوں، پالیسیوں کو فی الفور احاطہ کتابت میں لا کر کاپیوں کی شکل میں لانا اور تقسیم کرنے کی سہولتیں میسر نہیں تھیں۔ اس لیے انہیں حافظہ میں محفوظ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر اسی آیت کے دوسرے آدھے حصہ میں سمجھا دیا کہ آیت 102 کے اندر جو اجتماع صلوٰۃ ایمرجنسی میں کمانڈر نے بلایا تھا یہ تو میدان جنگ کے لحاظ سے حکم تھا لیکن جب ایمرجنسی ختم ہو جائے اور اطمینان میسر ہو جائے تو تمہیں پتہ ہے کہ صلوٰۃ کے اوقات تو مقرر شدہ ہیں۔

حوالہ نمبر 18 اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا 4.142

منافق کی پہچان یہ ہے کہ وہ دکھاوے کیلئے تو اجتماع صلوٰۃ میں مر مر کے تو شریک ہوتے ہیں لیکن اس کے فیصلوں کی پاسداری نہیں کرتے۔

منافق لوگ اپنے زعم میں اللہ کو ٹھگتے ہیں کہ جب وہ مرے ہوئے ہونے سے اجتماع صلوٰۃ میں شریک ہوتے ہیں تو صرف اس لیے کہ ان کی شرکت ریکارڈ پر آ جائے لیکن یہ لوگ جو ٹھگی کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ اجتماع کے اندر پاس شدہ احکامات اور پالیسیوں کی حفاظت اور عمل نہیں کرتے بالخصوص جو احکامات انفاق مال اور ایتاء الزکوٰۃ سے متعلق تھے۔

حوالہ نمبر 19 لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ أُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ أَجْرًا عَظِيْمًا 4.162

ایمان کی قبولیت کی نشانی اقامت صلوٰۃ برائے ایتائے زکوٰۃ ہے۔

جناب قارئین اس آیت سے پہلے والی دو آیتوں میں قرآن حکیم نے یہودیوں کے مظالم بتائے کہ یہ لوگ نزول وحی کے موقع پر غلط مطالبے کرتے تھے۔ جب لوگوں کو ہم پاکیزہ حیات بخش چیزیں عنایت کرتے تھے تو ان کے غلط اور تنگ نظری والے مطالبات کی وجہ سے بطور سزا ہم نے کئی ساری حلال چیزوں کو بھی ان پر حرام کر دیا۔ یہ اخیار لوگ سادہ لوح عوام کو حق کے راستے سے روکتے تھے لیکن انہوں نے سود خوری کو رواج کیا اور ناحق لوگوں کی کمائی لوٹ کر کھسوٹ کر کھا جاتے تھے۔ اس مذکور کے بعد اس آیت میں فرمایا کہ ان میں سے علم میں پختہ لوگ اور مومن لوگ جو قرآن اور پہلی کتابوں پر ایمان لائے اور اقامت صلوٰۃ کی ڈیوٹی میں شریک ہوئے۔ جس سے انہوں نے ایتائے زکوٰۃ کے نظام میں بھی حصہ لیا ایمان کے ساتھ اور یوم آخرت پر بھی ایمان لائے، یہ اجر عظیم کے حقدار ہیں۔

اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ سود خور یہودیوں میں سے ایسے لوگ بھی ہوں گے جو اس نظام صلوٰۃ کے ایسے مفہوم کو تسلیم نہ کریں جس سے لوگوں کو سامان پرورش دیا جائے یعنی جو لوگ صلوٰۃ میں صلوٰۃ کے ساتھ ایتائے زکوٰۃ کو حتمی لازم قرار نہیں دیتے وہ بھی یہودیوں کے ساتھ ان کے ہم عقیدہ اور ہم خیال ہیں یعنی جس صلوٰۃ کے ساتھ ایتائے زکوٰۃ کیلئے عمل نہ کیا جائے گا اور معاشیات کیلئے یہ عمل نہ کیا جائے گا تو وہ صلوٰۃ نماز بن جائے گی۔

حوالہ نمبر 20 يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ 5.6

اجتماعات میں شرکت کے آداب

اجتماع صلوٰۃ میں جا بیٹھنے سے قبل ظاہری اعضاء ہاتھ منہ پیر دھولیا کرو نیز داخلی مقامات بھی اگر پاخانہ یا جماع کیا ہو

حوالہ نمبر 21 وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ 5.12

حاجت مندوں کی حاجت روائی کیلئے قرض لینا پڑے تو بھی لو۔

نظام صلوٰۃ سے اگر ایتائے زکوٰۃ کے عمل میں کوئی ایسی کمی بیشی رہ جائے جو حاجت مند لوگ زیادہ ہو جائیں اور سرکاری بیت المال میں سامان پرورش کی کمی پڑ جائے تو قرضہ کی صورت میں بھی حاجت مندوں کی حاجت پوری کرو تا کہ معاشرہ میں کوئی محتاج نہ رہے۔ اس معاملہ میں قرض دینے والوں کو اللہ ترغیب دیتا ہے کہ تم جو قرض دے کر ریاست کی ذمہ داری میں مدد کرو گے تو اللہ تمہاری قرض ادائیگی کا نظام دنیا اور آخرت دونوں مقام پر کرے گا۔

حوالہ نمبر 22 اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ 5.55

خارجہ پالیسی بناتے وقت دوستوں کی کوالٹی کیا ہو؟

جناب قارئین آیت 5.51 سے پڑھنا شروع کریں۔ اس آیت 5.55 میں ماقبل کے تناظر میں سمجھایا جا رہا ہے کہ تمہارا حقیقی دوست اور معاون اللہ و رسول کی ہدایات کے تحت قائم کردہ تمہارا اپنا نظام مملکت ہی ہے (یعنی خود انحصاری سیکھو) اور تمہاری قائم کردہ ریاست کے صحیح بھی خواہ مومن لوگ ہیں۔ ان کی نشانی اور تعارف یہ ہے کہ وہ رعایا کی بہبود کیلئے نظام صلوٰۃ قائم کریں گے جس سے انہیں سامان پرورش میسر ہو جائے گا۔ ان انقلابی مومنین کی نشانی یہ ہے کہ وہ قوانین وحی کو تسلیم کرنے والے ان پر ایمان لانے والے اور ان کو قبول کرنے والے اور ماننے والے ہوں گے۔

حوالہ نمبر 23 وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ 5.58

خارجہ پالیسی بناتے وقت دشمن کی پہچان کی نشانی۔

تم انقلابی اور مومن لوگ جب نظام صلوٰۃ کیلئے اجتماعات اور میٹنگیں بلاؤ گے تو انقلاب دشمن لوگ تمہارا مذاق اڑائیں گے کہ بڑے آئے ہیں یہ لوگ مخلوق کو مساوات والا نظام دینے والے مومن ، جیالے اور کامریڈ وغیرہ وغیرہ۔ جناب قارئین یہ بات ذہن میں رہے کہ قرآن حکیم میں جتنے بھی مقامات پر صلوٰۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے کہیں بھی اس کے مفہوم پر موجودہ مروج نماز فٹ نہیں آتی۔ بالخصوص اس دلیل سے بھی کہ اس مروج نماز کا کوئی مذاق نہیں اڑاتا بلکہ یہ آتش پرستوں کے نقل والی مشابہ نماز پڑھنے والے کو بجائے مذاق اور ٹھٹھوں کے مہذب اور سنجیدہ تصور کیا جاتا ہے۔ محترم قارئین! توجہ فرمائیں کہ اس آیت 5.58 پر جو کچھ عرض کیا گیا ہے اس کو گزشتہ حوالہ 5.55 کے تناظر میں لکھا گیا ہے اور یہ بات ہر وقت ذہن میں رہے کہ جہاں بھی اللہ تعالیٰ اپنی اور اپنے رسول کی اور مومنین کی ولایت یعنی دوستی کی بات کرے تو اس سے دیگر اقوام اور انقلاب مخالف ریاستوں اور ملکوں کے ساتھ خارجہ پالیسی کے تعلقات میں ان کے حقیقی دوست ہونے کا انکار سمجھا جاتا ہے۔

حوالہ نمبر 24 إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطٰنُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ 5.91

معاشروں میں نظام صلوٰۃ اور قوانین خداوندی کی وجہ سے عداوت، بغض، منشیات، سود خوری و استحصال کے راستے بند ہوتے ہیں۔

محترم قارئین! اس آیت مجیدہ میں فرمایا گیا ہے کہ شیطان تمہارے معاشروں کو بگاڑنے کیلئے آپس میں عداوت اور نفرت پیدا کرنے کیلئے دو قسم کے حیلے کرتا ہے۔ ایک منشیات کو فروغ دیتا ہے دوسرا مفت خوری یعنی سودی نظام کو فروغ دیتا ہے۔ یہ سب اس واسطے کہ تم قوانین خداوندی جن پر نظام صلوٰۃ قائم ہے اس سے محروم ہو جاؤ۔ چونکہ نظام صلوٰۃ نام ہے قرآنی قوانین کے اتباع کا۔ جن قوانین سے وسائل

رزق سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ یعنی برابری کی بنیادوں پر تقسیم کرتے ہیں۔ اس لیئے عالمی سرمایہ دار، جاگیردار مافیا قرآن کے نظام صلوٰۃ کے آگے بند باندھنے کے سارے حیلے کر رہا ہے۔

(حوالہ نمبر 25) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِن بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الْآثِمِينَ ۝ 5.105

موت کے وقت وصیت کرنا جو کہ فرض ہے وہ سفر کی حالت میں کس طرح کی جائے؟

محترم قارئین اللہ نے مرنے والے پر وصیت فرض کی ہے۔ اس فرض خداوندی کو قرآن دشمن حدیث سازوں وفقہ سازوں کی امام مافیا نے تو منسوخ قرار دیا ہوا ہے لیکن اس کی تفصیل ہم تفسیر لکھنے کے وقت دیں گے، یہاں قرآن نے جو فرمایا ہے کہ نارمل حالت میں جو تم اپنوں میں سے حضر کی حالت میں دو عدد شاہد مقرر کرتے ہو، سو اگر تم سفر میں ہو تو وہاں بھی آپ نے دو شاہد مقرر کرنے ہیں اور یہ سفر کے دوران جو دو شاہد تم نے دستیاب کیئے ہیں ان کو روکے رکھو، اتنے تک کہ کسی قریبی عدالت میں ان کا بیان شہادت ریکارڈ کرایا جائے، رجسٹر کرایا جائے۔ داخل دفتر کرایا جائے۔ چونکہ ہر عدالت کا، کورٹ کا پہلے سے مقدمات کا یومیہ شیڈول تیار کیا ہوا ہوتا ہے اس لیئے اس کے معمول والے شیڈول کے پورے ہونے تک شاہدوں کو قابو میں ٹھہرائے رکھنا ہوگا۔ جب عدالت کا معمول والا شیڈول ختم ہو جائے تو اس کے بعد جج ان شاہدوں سے اس آیت میں سکھایا ہوا حلف نامہ لے کر ان کی شاہدی داخل دفتر کرے گا۔

(حوالہ 26) وَأَنْ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَاتَّقُوهُ وَهُوَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ 6.72

دنیا اور آخرت میں بچاؤ کا واحد طریقہ اقامۃ صلوٰۃ میں ہے۔

اس آیت کریمہ سے پہلی والی آیت کے آخر میں کہا گیا ہے کہ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ یعنی ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ عالمین کیلئے اللہ کے نظام ربوبیت پر ایمان لے آئیں۔ اس پر ایک

سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ہم کیسے سمجھیں کہ اللہ کا نظام ربوبیت کس طرح کا ہو گا؟ تو اس سوال کا جواب اس آیت میں سمجھایا گیا ہے کہ اللہ کا نظام ربوبیت اقامت صلوٰۃ سے ہو گا اور لفظ صلوٰۃ کے معنی پیچھے چلنا ہے تو نظام صلوٰۃ کے ذریعے اللہ کے دی ہوئی کتاب کے قوانین کے پیچھے چلنے کے معنی ہیں اقامۃ صلوٰۃ اور اللہ سے ڈرتے ہوئے اس کے قوانین کا اتباع کرو۔ اگر اس میں کوئی پس و پیش کی تو جان لو کہ بالآخر اس کی طرف اٹھایا جانا ہے۔ اس لیے اس پیشی کی جواب دہی کی تیاری صرف اقامۃ صلوٰۃ کے حکم کی تعمیل کے اندر ہے جس کیلئے اس دنیا میں ہی اس کی تیاری اقامۃ صلوٰۃ سے ہوگی۔

(حوالہ نمبر 27) وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا ۚ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ 6.92

اگلی امتوں کی کج رستیوں کو دیکھتے ہوئے اے نبی اپنی امت والوں کی اصلاح نظام صلوٰۃ سے کرو۔

اس آیت سے پہلے اندازاً چودہ آیات کے اندر اگلے انبیاء کا ذکر مبارک ہے۔ ساتھ ان کی امتوں کی بے راہ روی کا بھی ذکر ہے جس میں یہودیوں کے اس اعتراض کا بھی قرآن حکیم نے ذکر کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن شَيْءٍ یعنی نبی کبھی بھی بشر نہیں ہو سکتا تو قرآن نے جواب میں بتایا کہ اگر تمہارا یہ اعتراض میرے رسول محمد پر ہے تو تمہارا نبی موسیٰ بھی انسان تھا اس لیے قرآن نے ان کیلئے سمجھایا کہ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ انہیں ان کی گھٹیا قسم کی کج بازیوں [illegible] چھوڑ دو۔ اصل بات کی طرف آؤ۔ وہ یہ ہے کہ یہ کتاب جو ہم نازل کر رہے ہیں بڑی بابرکت کتاب ہے جس کے قوانین نہایت مستحکم ہیں۔ یہ کتاب اگلے نبیوں کی کتابوں کی بھی تصدیق کرنے والی کتاب ہے۔ اس لیے اصل بات یہ ہے کہ اب اپنے مرکز مکہ و حجاز والوں کو پہلے اس کتاب سے انحرافی کے انجام سے ڈراؤ پھر جو لوگ ایمان لائیں گے قرآن کے بتائے ہوئے یوم آخرت پر بھی وہ لوگ مومن بنیں گے اور وہی لوگ قرآنی ذمہ داریوں (صلوٰۃ) کی حفاظت کر سکیں گے۔

حوالہ نمبر 28 قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ 6.162

اے مخاطب علم وحی! تو اعلان کر دے کہ میرے فرائض زندگی اور ان کی ادائیگی کے سب طور طریقے میرا جینا میرا مرنا سب اللہ کے اس نظام کیلئے ہیں جو اس نے ربوبیت عالمین کیلئے تجویز فرمایا ہے۔

حوالہ نمبر 29 وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ 7.170

قرآن سے وابستگی کا ثبوت نظام صلوٰۃ کو قائم کرنے میں ہے۔

جو لوگ قرآن سے چمٹے ہوئے ہوں گے جس کی ہدایات کے تحت وہ نظام صلوٰۃ قائم کریں گے ہم ایسے رفاہی لوگوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کریں گے۔

حوالہ نمبر 30 اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ 8.3

مومن کی علامات۔

کہ جو لوگ نظام صلوٰۃ قائم کر کے اس کے تحت ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کریں گے اس لیے کہ قرآنی صلوٰۃ نام ہی معاشیات کی ترقی اور رعیت کی خوشحالی کا ہے۔

حوالہ نمبر 31 وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ 8.35

قرآنی صلوٰۃ کے سمجھائے ہوئے طور طریقے کو بدلنا کفر ہے۔

ان کافروں کی صلوٰۃ (مشغلہ) یہ تھا کہ وہ بیت اللہ میں آ کر سیٹیاں بجاتے تھے تالیاں بجاتے تھے پھر ہم نے بھی ان کو عذاب چکھا دیا ان کی کفریہ اداؤں کی وجہ سے۔ صلوٰۃ کا قرآنی مفہوم اور اس کی ادائیگی کے طور طریقے بدلنا یہ تعلیم قرآن کے ساتھ کفر ہے۔ جیسا کہ مجوسی مانی فرقہ کے کلچرل آئٹم کو قرآنی صلوٰۃ کے مقابلہ میں لا کر کھڑا کر دیا گیا ہے۔

حوالہ نمبر 32 فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ" 9.5

مشرک و کافر کی توبہ قبول کرنے کیلئے شرط؟

انقلاب دشمنوں سے جنگ نہ کرنے کے معاہدہ کی معیاد گزر جانے کے بعد حکم دیا جاتا ہے کہ انہیں جس جگہ بھی پاؤ قتل کرو، پکڑو اور قید کرو اور ان کی ناکہ بندی کرو۔ ہاں اگر وہ توبہ کریں تو دیکھو اور چیک کرو، تمہارے نظام اور اقامت صلوٰۃ جس سے لوگوں کو سامان پرورش پہنچایا جاتا ہے یہ لوگ اس میں شرکت کر کے خود بھی اس پر عمل کرتے ہیں یا نہیں، اگر یہ لوگ آپ والی قرآن والی ایتائے زکوٰۃ والی صلوٰۃ کے قیام میں ساتھ دیتے ہیں تو پھر ان کا راستہ کھول دو ان کی ناکہ بندی ختم کر دو۔

حوالہ نمبر 33 فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ 9.11

دینی بھائی چارہ کیلئے ایتائے زکوٰۃ والی قرآنی صلوٰۃ شرط ہے۔

اگر یہ لوگ توبہ کریں تو ان کو چیک کرو، اقامت صلوٰۃ والے نظام میں شریک ہو کر ایتائے زکوٰۃ پر عمل پیرا ہوتے ہیں، یا نہیں؟ اگر ہاں تو پھر یہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔ ہم اپنی آیات بڑی تفصیل سے اہل علم لوگوں کے سامنے لا رہے ہیں تاکہ وہ صلوٰۃ کے حقیقی مفہوم کو سمجھیں اور مروج آتش پرستی کیلئے ایجاد کردہ نماز کو صلوٰۃ کے معنی میں تسلیم نہ کریں۔

حوالہ نمبر 34 اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ 9.18

ڈرپوک لوگ صلوٰۃ قائم نہیں کر سکیں گے۔

مساجد کی تعمیر یعنی عدالتوں کے اندر حق و انصاف والے فیصلے وہ لوگ کر سکتے ہیں جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوں۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ اللہ کے سوا کسی سے بھی ڈرتے نہ ہوں۔ ایسے

لوگوں کیلئے امید کی جاسکتی ہے کہ وہ ہدایت یافتہ لوگوں میں سے ہو جائیں۔

(حوالہ نمبر 35) وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ 9.54

اجتماع صلوٰۃ میں شرکت بھی اگر سستی سے کی جائے تو بھی ایسا آدمی کافر ہوگا۔

جو لوگ دل کی کراہت سے اور کاہلی سے نظام صلوٰۃ کیلئے مطلوبہ نفقہ جات ادا کرتے ہیں تو وہ بھی واپس کیئے جائیں کیونکہ اللہ کوئی بھیک مانگنے والا منگتا نہیں ہے۔

(حوالہ نمبر 36) وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ 9.71

اصل حاکمیت اللہ کی اطاعت کرنے سے طے گی۔

مومن مرد اور خواتین ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ یہ حکومت چلاتے وقت نظام صلوٰۃ قائم کرتے ہیں۔ جس سے عوام کو سامان پرورش میسر ہوتا ہے۔ اصل میں یہ لوگ اللہ اور رسول کے فرمانبردار ہیں۔ جلد ہی ان پر اللہ کی رحمت نازل ہوگی یقین کے ساتھ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

(حوالہ نمبر 37) وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ 9.84

انقلاب دشمنوں سے سماجی تعلقات بھی ختم کردو۔

اگر ان انقلاب دشمنوں کا کوئی مرجائے تو ان کی قبر پر بھی نہ جاؤ ان کو خراج تحسین سے بھی یاد نہ کرو ان کی موت اللہ اور رسول سے کفر کرنے کی حالت میں ہوئی ہے اور ان کی موت اللہ کی نافرمانی کی حالت میں ہوئی ہے

(حوالہ نمبر 38) وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ 9.99

نمازی لوگ کہتے ہیں کہ نماز خاص اللہ کیلئے مخصوص ہے کسی اور کیلئے نہیں ہے
لیکن قرآن صلوٰۃ اور صلوٰت کو رسول کیلئے بھی تسلیم کرتا ہے اور دیگر لوگوں کیلئے بھی۔

صحرا نشینوں میں سے کئی لوگ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور یوم آخرت پر اور اپنے مال سے خرچ کرتے ہیں اللہ کا تقرب حاصل کرنے کیلئے اور طاعات رسول کے طور پر جسے قرآن نے اس آیت میں صلوٰت رسول سے تعبیر فرمایا ہے یا رسول اللہ سے شاباش حاصل کرنے کیلئے۔ جان لو کہ ان کی یہ خیرات ان کیلئے وجہ تقرب ہوگی۔ جلد ہی اللہ ان کو اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا۔ تحقیق وہ تحفظ دینے والا اور رحمت والا ہے۔

حوالہ نمبر 39 خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ " لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ " عَلِيْمٌ "9.103

رسول کی صلوٰۃ لوگوں کیلئے باعث تسکین ہوتی ہے۔

جو لوگ اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے رسول اللہ کے سامنے پیش ہوئے اور آئندہ کیلئے بھی توبہ کی تو اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ اب ان کے صدقات قبول کرو، اس سے ان کی ذہنی تطہیر ہوگی اور تزکیہ بھی ہوگا۔ اب ان کو شاباش بھی کہو، تیری طرف سے ان کو خراج تحسین ان کیلئے باعث تسکین ہوگا اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔ اس آیت میں قرآن کے الفاظ سے ایک صلوٰۃ رسول کی ہے اور دوسری صلوٰۃ رسول کی جانب سے مومنین کیلئے ہے۔

حوالہ نمبر 40 وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّ اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ 10.87

غلامی سے نجات اقامت صلوٰۃ سے ملے گی۔

ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی کی کہ اپنی قوم کیلئے مصر کے اندر ٹھکانے بناؤ گھر بنا دو کیونکہ فرعون کے کالے قوانین کے تحت تمہیں میدانوں، پارکوں، چوکوں پر اجتماعات برائے تحریک آزادی کی بندش ہے۔ اس لیے وَاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً میٹنگوں اور کانفرنسوں کیلئے اپنے گھروں کو ہیڈ کوارٹر بنالو اور وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ابھی سے نظام صلوٰۃ قائم کر کے انقلابیوں کو خوشخبری دو۔

(حوالہ نمبر 41) قَالُوا یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُکَ تَاْمُرُکَ اَنْ نَّتْرُکَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا 11.87

علم وحی کے صلوٰۃ کے خاتمے فارمولے بھی اپنے ہیں۔

اللہ کے رسول جناب شعیب کو اپنی امت کے لوگوں نے کہا کہ کیا تیری صلاتیں تجھے حکم دیتی ہیں کہ ہم اپنے باپ دادوں، سلف کی اختیار کردہ عبادتوں کو چھوڑ دیں اور تیری صلاتیں تجھے اس سے بھی روکتی ہیں کہ ہم اپنے اموال میں بھی اپنی مرضی سے نہ کمائیں اور نہ ہی خرچ کریں۔ بس تو ہی حلیم اور رشید ہے ہمارے سلف والے جیسے کہ کچھ بھی نہیں تھے۔

(حوالہ نمبر 42) وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ 11.114

اوقات صلوٰۃ

قائم کرو صلوٰۃ کو دن کے دونوں طرفوں میں اور رات کا بھی کچھ حصہ، معاشرہ کی پاکیزگی اس میں ہے کہ اپنے شہریوں کو نیکیوں اور اعمال صالح کی ترغیب دیتے رہو۔ وہ اس لئے بھی کہ نیکیاں برائیوں کو مٹاتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے جو ذکری اور لا مائینڈ آرڈر کا حکم چلانے والوں کو۔

(حوالہ نمبر 43) وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً وَّیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُولٰٓئِکَ لَهُمْ عُقْبَی الدَّارِ 13.22

آخرت والا گھر ان کیلئے ہوگا کہ جو لوگ اللہ کے نظام ربوبیت کو بروئے کار لانے کیلئے استقامت سے مقابلہ کریں گے۔

جو لوگ استقامت کے ساتھ اپنے پرورش کرنے والے کی خوشنودی حاصل کریں گے، جس کیلئے نظام صلوٰۃ قائم کریں گے، جس نظام میں ہمارے دیئے ہوئے رزق سے خرچ کریں گے، اس خرچ کے بجٹ میں خفیہ فنڈز اور اعلانیہ مدات دونوں پر وہ خرچ کریں گے اور نیک اعمال کے ذریعے سے برائیوں کا ازالہ کریں گے، ایسے ہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے آخرت کا ٹھکانہ نیک ہے۔

جناب قارئین یہاں سوچتا ہوگا کہ نظام ربوبیت کیلئے اقامت صلوٰۃ کیلئے ڈٹ کر، سینہ تان کر میدان میں آنے کی بات کیوں قرآن نے کی؟ (108.2) اس تلخ سچ سے، اس انداز سخن سے، اس لہجہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اقامت صلوٰۃ سے مراد یہ والی عرصہ سے مروج نماز نہیں ہے۔ اس نماز کو تو کمزور اور ڈرپوک لوگ کھلے عام بلکہ خود سرمایہ داروں اور جاگیرداروں، استحصالیوں کے سامنے پڑھتے رہتے ہیں بلکہ سرمایہ دار و استحصالی ٹیرے جاگیردار خود بھی نمازی ہیں۔ اس لیے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ اور چیز ہے اور نماز اور چیز ہے۔

حوالہ نمبر 44 قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ "لَّا بَيْعٌ" فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ" 14.31

مومن بندوں کو چاہیے کہ نظام صلوٰۃ قائم کرنے میں دیر نہ کریں۔

کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ لوگوں نے اللہ کی نعمتوں کو ٹھکرا کر کفر کو اپنایا ہے اور اپنی قوم والوں کو ہلاکت میں ڈال دیا ہے جو بہت برا ٹھکانہ ہے (14.28,29) اور لگے ہیں یہ لوگ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے، یہ لوگ اللہ کے قوانین سے لوگوں کو بہکا رہے ہیں جو ان کی آماجگاہ بالآخر آگ ہی ہو گی (14.30) اس لیے میرے مومن بندوں کو حکم دیا جائے کہ وہ دیر نہ کریں، انقلاب کو کامیاب بنانے کیلئے نظام صلوٰۃ کو قائم کریں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق سے مخفی مدوں اور علانیہ مصرفوں پر خرچ کریں قبل اس کے کہ وقت ہاتھوں سے نہ نکل جائے۔ انقلاب لانا کوئی بازار کا سودا نہیں ہے جو جب چاہا خرید لیا یا کسی دوست سے ادھار لے لیا۔

حوالہ نمبر 45 رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ 14.37

ابراہیمی مشن کی بنیاد اقامت صلوٰۃ

جناب ابراہیم سلام اللہ علیہ جن کا مشن انسان ذات کی قیادت و سیادت تھی، اس نے اپنے شام و عراق کے قرب و جوار کے علاقہ سے اپنی اولاد سے جناب اسماعیل سلام علیہ کو وادی غیر ذی زرع میں بیت

اللہ کے پاس آباد کیا اور اللہ سے التجا کی کہ یہ میرا عمل اس لیئے ہے کہ ہم انسان ذات کیلئے دنیا والوں کیلئے نظام صلوٰۃ قائم کریں، اس لیئے انسانوں کے دل میں بار الٰہ یہ بات لائیں، کشش پیدا کریں کہ وہ میری ذریت کے مشن اقامت صلوٰۃ میں ان کے معاون بنیں اور اس وادی غیر ذی زرع کے مکینوں کو اطراف واکناف کے ہاں سے زرعی ثمرات بھی میسر ہوں تا کہ وہ شکر گزار ہوں۔

(حوالہ نمبر 46) **رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ 14.40**

اے میرے اللہ مجھے نظام صلوٰۃ قائم کرنے کیلئے قبول فرما۔

جناب ابراہیم چونکہ **انی جاعلك للناس اماما** کے منصب پر فائز ہیں تو انسان ذات کی قیادت وہ اس میں دیکھتے ہیں کہ جب ہم علم وحی کی رہنمائی میں اس کی اتباع میں، پیروی میں نظام صلوٰۃ قائم کریں گے تبھی یہ ربوبیت عالمین کے ہدف کو پہنچ پائیں گے جو کہ مقصد اور غایت ہے انسان ذات کی امامت کا۔

(حوالہ نمبر 47) **اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۝ 17.78**

امور ریاست کا ایجنڈا تمانے کی رہنمائی ہر صبح کو قرآن سے سیکھ لیا کرو۔

قرآن حکیم جیسا کہ حکمرانی کی منشور کتاب ہے اور اس کے مخاطب لوگ بھی انتظامی اور حکام بالا ہیں اس لیئے آفس ورک کے اوقات کار کی رہنمائی کرتے ہوئے قرآن نے فرمایا ہے کہ **اقم الصلٰوۃ لدلوك الشمس** یعنی ڈیوٹی کا وقت سورج نکلنے کے ساتھ شروع سمجھو **الٰی غسق الیل** رات کے کالے ہو جانے تک۔ ویسے **دلوك الشمس** کا معنی زوال کا وقت اور غروب کا وقت لیا گیا ہے لیکن **دلك** کے معنی سورج کے چڑھنے صبح کے وقت سے لے کر زوال سے پہلے تک اور سورج کے اترنے زوال کے بعد سے لے کر غروب تک دونوں پر ایک طرح سے صادق آتے ہیں جیسا کہ کپڑے دھونے کیلئے **دلك الثـــوب** کہا جاتا ہے تو دھونے کے ہر رگڑنے کو **دلك** کہا گیا ہے اور آٹا گوندھنے کو بھی **دلكت المرأة العجين** یعنی عورت نے آٹا گوندھا کہا جاتا ہے تو آٹا گوندھتے وقت دونوں طرف

کے رگڑوں کو دلک کہا جاتا ہے۔ اس لیئے دلوک الشمس کے معنی سورج چڑھنے اور سورج اترنے دونوں پر ایک طرح سے صادق آئیں گے۔ اس سے حکم اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ میں سارا دن ڈیوٹی کرنے کے معنی لیئے جائیں گے۔

حوالہ نمبر 48 قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا 17.110

لیکچر میں آواز میانہ رکھیں۔

اس آیت مجیدہ میں اجتماع صلوٰۃ یعنی اگر سیمنار اور کانفرنس لی جائے تو اس کیلئے سمجھایا گیا ہے کہ دوران خطاب اور مقالہ پڑھنے کے دوران اپنی آواز درمیانی رکھیں، چیخ چیخ کر بھی بات نہ کی جائے اور بالکل آہستہ بھی نہ کی جائے۔ اس آیت کے اندر صلوٰۃ سے متعلق ہدایت کی روشنی میں مروجہ جہری و خفی دونوں طرح کی نمازیں باطل ہیں۔

حوالہ نمبر 49 وَّجَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِىْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا 19.31

تمہارا استحکام نظام صلوٰۃ سے ہوگا۔

میں جہاں بھی جاؤں مجھے استحکام اور ثبات بخشا گیا ہے لیکن زندگی بھر کی میری یہ ذمہ داری لگائی ہوئی ہے کہ میں نظام صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو مستحکم رکھوں۔

حوالہ نمبر 50 وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا 19.55

اللہ کا پسندیدہ آدمی وہ ہے جو نظام صلوٰۃ قائم کرے۔

جناب عیسیٰ اپنے ساتھیوں کو نظام صلوٰۃ کی اقامت کا حکم دیا کرتے تھے جس سے لوگوں کو سامان پرورش ملتا ہو۔ اس وجہ سے اللہ عزوجل جناب عیسیٰ کو بہت پسند کرتے تھے۔

حوالہ نمبر 51 فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا 19.59

صلوٰۃ کے مفہوم کو بگاڑنے والے۔

پس ان انبیاءؑ کے بعد آنے والے ایسے ناخلف قسم کے لوگ آئے جنہوں نے علم وحی کی عطا کی ہوئی صلوٰۃ کو بگاڑ دیا، ضائع کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ جا کر نکلا کہ وہ ہر معاملہ میں نفسانی خواہشات کے پیروکار بن گئے۔ جس کی وجہ سے جلد ہی ایسے لوگوں کا معاشرہ، اجتماعی نظام گمراہ ہو کر ڈوب جائے گا۔

حوالہ نمبر 52 إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَوٰةَ لِذِكْرِي 20.14

اللہ کے قانون سے ہی نظام صلوٰۃ قائم ہوگا۔

دنیا والے سن لیں کہ بادشاہی صرف اللہ کی ہوگی۔ کوئی فرعون ہامان اپنی من مانی نہیں چلا سکتا۔ اس لیئے اے مخاطب علم وحی امن رکھو کہ حاکم اور معبود صرف میں اللہ ہوں۔ اس لیئے تمہیں صرف میرا حکم ماننا ہوگا اور میرے قانون کے اعلاء اور غلبہ کیلئے نظام صلوٰۃ قائم کرنا ہوگا۔

حوالہ نمبر 53 وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَوٰةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَّحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ 20.132

بالآخر سب کے رزق کی ذمہ داری نظام صلوٰۃ پر ہوگی۔

آپ اپنے ساتھیوں کو نظام صلوٰۃ کے قیام کا حکم کریں اور اسی نظام پر بھروسہ کریں۔ ہم کسی سے بھیک نہیں مانگتے، ہمارا نظام آپ کو اور ہر ایک کو رزق پہنچائے گا اور انجام کار غلط کاریوں سے بچنے والوں کے حصہ میں آئے گا۔

حوالہ نمبر 54 وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَوٰةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَوٰةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ 21.73

دنیا کی لیڈرشپ اللہ کی عبدیت سے ملتی ہے۔

ہم نے ابراہیم، لوط، اسحاق، یعقوب سلام علیہم ان سب کو پیشوائیت عطا کی، جو لوگوں کو ہمارے قانون کی ہدایت کرتے تھے۔ ہم نے انہیں بھلائی کے کاموں کی وحی کی اور اقامت صلوٰۃ اور ایتائے الزکوٰۃ کی ذمہ داری بھی ان پر رکھی تھی یہ لوگ ہمارے صحیح صحیح فرمانبردار اور اطاعت گزار تھے۔

حوالہ نمبر 55 اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِى الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ 22.35

قانون خداوندی نافذ کرنے والوں کو مصائب کا سامنا بھی کرنا ہوگا۔

جن لوگوں کے سامنے قوانین الٰہی پیش کیئے جاتے ہیں وہ اس کی خلاف ورزی کے تباہ کن نتائج سے لرز جاتے ہیں اور ان کے نافذ کرنے پر دشمنوں کی طرف سے بڑی بڑی رکاوٹیں کھڑی کر دی جاتی ہیں۔ اس کے باوجود یہ لوگ ڈٹ کر ان کا مقابلہ کرتے ہیں اور نظام صلوٰۃ قائم کرتے ہیں جس کے ذریعے ہمارے دیئے ہوئے رزق سے مستحقین پر خرچ کرتے ہیں۔

حوالہ نمبر 56 اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِيَعٌ "وَّصَلَوٰتٌ" وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ" عَزِيْزٌ" 22.40

جو لوگ اللہ کے دیئے ہوئے نظام ربوبیت کو نافذ کرنے کی بات کریں گے دشمن ان کو برداشت نہیں کریں گے۔

جن لوگوں کو اپنے گھروں سے ناحق نکالا گیا ان کا کہنا صرف یہ تھا کہ ہم اللہ کے نظام پرورش کے مرہون منت ہیں، (صرف اتنا کہنے سے استحصالی مافیا چونکی اور ان کو جلاوطن کر دیا) فرمان ربّی یہ ہے کہ اگر ہم بعض دشمنوں کو بعض کے ذریعے نہ ٹال دیں تو یہ ظالم لوگ منہدم کر دیتے صوامع کو یعنی انقلابی مراکز کو، بیع کو یعنی عالمی اخوت کے معاہدوں کے مراکز کو، صلوات کو یعنی عالمی اخوت کو مستحکم کرنے والے مراکز کو مساجد کو یعنی عالمی عدالتوں کو جن میں اللہ کے قوانین کے مذاکرات ہوتے رہتے ہیں۔ جاننا چاہیے کہ اللہ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اللہ کے قوانین کی مدد کرتے ہیں۔

نوٹ۔ صلوات جمع ہے **الصلا** کی۔ **الصلا** پشت والے کانٹے کو کہتے ہیں جسے طبیب لوگ حرام مغز والی ہڈی کہتے ہیں۔ اس پشت والے کانٹے سے سینے کی ہڈیوں کا پنجر اجڑا ہوا ہوتا ہے اس چھاتی کے پنجرے سے ہی باڈی کی مضبوطی قائم ہوتی ہے۔ جناب قارئین صوامع، بیع، مسجد کی معانی بعد کے لوگوں نے بگاڑی ہوئی ہیں جن کو ہم نے تسلیم نہیں کرنا۔

حوالہ نمبر 57 اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ 22.41

جو اللہ کے منشور کیلئے اقتدار کے مالک بنیں گے ان کا انجام کا نیک ہوگا۔

جن لوگوں کو ہم تمکن فی الارض دیں گے تو وہ لوگ نظام صلوٰۃ قائم کریں گے۔ خلق خدا کو سامان پرورش پہنچائیں گے اور معروف چیزوں کا حکم جاری کریں گے اور منکرات پر بندش لاگو کریں گے۔ انجام کار اللہ کی مخلوق کیلئے بھلے کا ہی ہوگا۔

حوالہ نمبر 58 وَجَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۗ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۗ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۗ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۗ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ 22.78

اللہ کے دین میں کسی حرج کی گنجائش نہیں۔

اللہ نے تمہارا جو انتخاب کیا ہے اور تمہارے دین میں کوئی (ا مامی فقہی) حرج شامل نہیں کیا، اس لیے اب تم اللہ کی مخلوق کے حقوق کیلئے ایسا تو جہاد کرو کہ جہاد کا حق تسلیم کیا جائے۔ یہ تمہارے ابا ابراہیم کا ہی تو دین ہے یعنی یہ اسلام ہے، یہ کوئی مذہبی فرقہ نہیں ہے۔ یہ **انی جاعلك للناس امامه** الی انسانی قیادت کی کرسی ہے۔ تمہارا نام مسلم یہ بھی تو تمہارے ابا ابراہیم کا تجویز کردہ ہے۔ تمہارے جیسے پروگرام والوں کیلئے شروع سے اب قرآنی دور تک تا کہ رسول اللہ اور اس کی رسالت کا منہج یہ قرآن تمہارا نگران رہے اور تم لوگ اس قرآن جیسے سلامت سے لوگوں کے نگران بنو۔ تمہارے اوپر اس منصب کے لحاظ سے لازم ہے کہ تم نظام صلوٰۃ قائم کرو اور ہر بنی بشر کو سامان پرورش پہنچاؤ۔ اللہ کے ایسے نظام کو تھامے رکھو وہی تمہارا وارث ہے جو نہایت ہی بہتر وارث اور بہتر مددگار ہے۔

سوال نمبر 59 — اَلَّذِينَ هُمۡ فِى صَلَاتِهِمۡ خَاشِعُونَ 23.2

کامیاب انقلابیوں کی نشانی

اس سورۃ مومنون میں اللہ عزوجل نے شروع سے ہی کامیاب مومنوں کی نشانیاں گنوائی ہیں۔
ان کی پہلی نشانی یہ بتائی ہے کہ اَلَّذِينَ هُمۡ فِى صَلَاتِهِمۡ خَاشِعُونَ یعنی اپنے دل کے حضور سے نظام صلوٰۃ قائم کریں گے، دل کی خوشی سے قرآنی احکام کی پیروی کریں گے، دل کی چاہت سے وہ قرآن کو نافذ کریں گے، قرآن کے نظام صلوٰۃ سے اقتصادی انقلاب لائیں گے، معاشی مساوات قائم کریں گے یعنی نظام صلوٰۃ کی جملہ مقتضیات کو پورا کریں گے۔

سوال نمبر 60 — وَالَّذِينَ هُمۡ فِى صَلَاتِهِمۡ يُحَافِظُونَ 23.9

مومن لوگ فرائض قرآنی کی حفاظت کریں گے۔

جناب قارئین شاید آپ کو معلوم ہو کہ قرآن دشمن فقہ ساز اماموں نے فرائض دین کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک فرض عین دوسرا فرض کفایہ۔ فرض عین کا مطلب ہے کہ ہر ایک کو وہ فرض سر انجام دینا ہے اور فرض کفایہ کا مطلب یہ مشہور کیا ہے کہ کم سے کم کوئی ایک آدمی بھی اگر وہ عمل کرے تو پوری امت اگر وہ عمل نہ کرے تو کوئی ضرورت نہیں، ایک آدمی کا کیا ہوا عمل سب کی طرف سے کافی ہو جائے گا اور اس کی مثال انہوں نے نماز جنازہ کو قرار دیا ہے۔ جناب قارئین قرآن کے جملہ فرائض ساری امت کیلئے یکساں فرض ہیں۔ اس لیئے اس آیت میں صلوٰۃ کو جمع کے صیغہ میں لایا گیا ہے اور الذین بھی جمع کیلئے ہے۔ اس لیے مطلب یہ ہوا کہ سب مومن لوگ جملہ فرائض کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ جناب قارئین ان فقہ ساز اماموں نے مشہور کیا ہے کہ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اور نماز جنازہ کی معنی بنائی ہے کہ میت کیلئے دعا۔ سو اس فرض کفایہ کا پورے قرآن میں کہیں بھی ذکر نہیں ہے لیکن کیا کریں اس امت مرحومہ نے صدیوں پہلے ان اماموں نے قرآن چھین کر اب ان کے فرائض بھی وہ اپنی طرف سے لاگو کر رہے ہیں۔

حوالہ نمبر 61 رِجَالٌ "لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ" "وَلَا بَيْعٌ" "عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ 24.37

انقلابی لوگوں کے انفرادی مفاد ان کو اجتماعی مفادات سے نہیں روک سکتے۔

انقلابی مومنوں کی یہ شان ہے کہ ان کو اپنی تجارتی سرگرمیاں اور خرید فروخت قوانین خداوندی کے نفاذ اور نظام صلوۃ کے قیام اور لوگوں کو سامان پرورش دینے اور پہنچانے میں رکاوٹ نہیں بن سکتے۔ وہ صرف اس دن سے ڈرتے ہیں جب دلیں اور آنکھیں چکرا جائیں گی یعنی یہ لوگ دنیا کے حوادث سے ڈرنے والے نہیں ہیں۔

حوالہ نمبر 62 اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ كُلٌّ " قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيحَهٗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ "بِمَا يَفْعَلُونَ 24.41

زمین و آسمانوں کی جملہ مخلوق اللہ کی صلوۃ اور تسبیح میں معروف ہے۔

کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ اللہ کے فرائض کی ڈیوٹی سرانجام دینے کیلئے تندہی سے معروف ہیں آسمانوں اور زمین کے جملہ مکیں اور باسی (سوائے انسان کے) خالی پرندوں کو ہی دیکھ لیں کہ وہ کس طرح سرگرم عمل ہیں قطار در قطار۔ مطلب کہ کائنات کی ہر قسم کی مخلوق نے اپنے فرائض منصبی (صلوۃ) کو جان لیا ہے اور اپنی عملی ادائیگی کو تندہی سے ادا کرنے کو سمجھا ہوا ہے۔ اللہ ان سب کے افعال کو جاننے والا ہے۔

حوالہ نمبر 63 وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔ 24.56

رسول اللہ یعنی کتاب اللہ کی اطاعت سے تمہارے ساتھ رحم کا سلوک کیا جائے گا۔

اس آیت سے پہلے آیت نمبر 55 میں فرمایا گیا کہ جس طرح اگلی امتوں کو خلافت ارضی دی گئی ان کی طرح آپ جماعت مومنین کو بھی اقتدار دیا جائے گا اور تمہیں دیئے ہوئے قانون کی بالادستی بھی ہوگی، خوف کی جگہ امن کا دور بھی آئے گا۔ اس کیلئے جو شرط ہے کہ تم صرف میرا کہنا مانو گے، کسی اور کو میرے ساتھ شریک نہیں کرو گے اور جو کوئی اس کے بعد بھی کفر کرے گا تو فاسقوں میں شمار ہوگا۔ لیکن یہ بات یاد رہے کہ تمہارے اقتدار اور قانون کی بالادستی اس وقت تک ہوگی جب تک تم ایسا نظام صلوۃ رکھو گے اور لوگوں کو سامان نشو و نما، سامان پرورش پہنچاؤ گے اور ہمارے رسول کی اطاعت کرو گے یعنی اس کی رسالت کی اطاعت کرو

گے یعنی اس کی پہنچائی ہوئی کتاب کی اطاعت کرو گے تو اس کے بعد تمہارے ساتھ رحم کا سلوک کیا جائے گا۔

حوالہ نمبر 64 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ "بَعْدَهُنَّ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ "حَكِيْمٌ" 24.58

اوقات خلوت میں بغیر اجازت کوئی نہ آئے۔

اے ایمان والو لازم ہے کہ اجازت طلب کریں وہ لوگ جو تمہارے ماتحت ملازم ہیں اور وہ بچے جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے تین بار صلوٰۃ فجر سے پہلے اور جب تم اپنے کپڑے اتار کر دوپہر کے وقت قیلولہ کرتے ہو اور صلوٰۃ عشاء کے بعد سوتے وقت۔ یہ تین اوقات ہیں جن میں آدمی کپڑے اتار کر آرام کرتا ہے۔ ان اوقات کے بعد کوئی حرج نہیں آپ پر جو گھومو پھرو، ایک دوسرے پر دیکھیں کہ کس طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے اللہ آپ کیلئے آیات کو، اللہ جاننے والا حکیم ہے۔

حوالہ نمبر 65 اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ 27.3

علامات مومن

(یہ کتاب ہدایت اور خوشخبری ہے) ان مومنوں کیلئے جو قائم کرتے ہیں نظام صلوٰۃ کو، جس کے ذریعے دیتے ہیں رعیت کو سامان پرورش۔ یہی وہ لوگ ہیں جو آخرت کے اوپر یقین رکھنے والے ہیں۔

حوالہ نمبر 66 اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ 29.45

قرآن کی پیروی کا نتیجا قیام صلوٰۃ اور صلوٰۃ کا نتیجہ برائیوں سے رک جانا۔

پیروی کر ان احکام کی جو وحی کیے گئے ہیں آپ کی طرف کتاب میں سے اور قائم کر عمل اجاع۔
تحقیق یہ صلوٰۃ (قرآن کی پیروی کرنا) منع کرتی ہے بدکاریوں اور منکرات سے اور لازم سمجھو کہ اللہ کا قانون

(احادیث اور تاثیر میں اصلاح معاشرہ کیلئے) بلند و بڑھ چڑھ کر ہے لیکن تم نے اللہ کی کتاب کے قوانین اور اصطلاحوں کو بے اثر بنانے میں جو تحریفی کاریگری کے ہنر کھیلے ہیں اللہ ان کو خوب جانتا ہے۔ محترم قارئین اس آیت میں اللہ نے اپنی کتاب کی پیروی اور نظام صلوٰۃ کے قائم کرنے سے گارنٹی دی ہے کہ اس سے تمہارا معاشرہ برائیوں سے پاک ہو جائے گا لیکن جن قرآن دشمنوں نے تلاوت قرآن کی معنی پیچھے چلنا تسلیم نہیں کیے (91.2) اور صلوٰۃ کے معنی بھی پیچھے چلنا قبول نہیں کیے (75.31) جبکہ یہ معانی قرآن حکیم نے اپنے فن تصریف سے خود سکھائے ہیں۔ اس کے باوجود خود قرآن کے اندر تحریفی صنعت اور کاریگری نے تلاوت کے معنی بن سمجھے پڑھنا مشہور کر دیے ہیں اور اقامت صلوٰۃ کے معنی مجوسیوں کی آتش پرستی والی نماز کو پڑھنے کی معنی قرار دے دی تو اس ہیرا پھیری کو اللہ نے بتایا کہ **واللہ یعلم ما تصنعون** اللہ خوب جانتا ہے تمہاری کاریگریوں کو۔ اس آیت میں لفظ صنعت اور **تصنعون** لا نا بڑا ہی غور طلب ہے۔

حوالہ نمبر 67 **منیبین الیہ واتقوہ واقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین** 30.31

نظام صلوٰۃ کے منکر مشرک ہیں۔

محترم قارئین اس آیت سے پہلے والی آیت 30.29 میں اللہ نے فرمایا کہ جو لوگ اپنی نفسانی خواہشات اور جذبات کے پیچھے چلتے ہیں وہ بڑے ظالم ہیں۔ پھر آیت 30.30 میں فرمایا کہ دین حنیف کو قائم کرو، **ذلک الدین القیم** یہی دین مضبوط ہے، دین فطرت ہے۔ اس کے بعد اس آیت 30.31 میں فرمایا کہ **منیبین الیہ** یعنی بار بار اس کتاب، اس دین قیم کی طرف لوٹنے والے۔ قرآن کا یہ فرمان کہ بار بار لوٹنے والے دین قیم کی طرف یہ پابند بناتا ہے کہ دین کا ماخذ غیر قیم علوم نہیں ہو سکتے۔ آگے فرمایا کہ **واتقوہ** یعنی اس دین قیم کے فرمودات و احکامات کو چھوڑ کر اپنی خواہشات، اپنے جذبات اور غیر قیم علمی ماخذوں سے رہنمائی لینے سے ڈرو اور بچو۔ پھر دین قیم کی طرف انابت اور قرآن کی طرف بار بار لوٹنے کا رزلٹ یہ بتاؤ کہ قائم کرو نظام صلوٰۃ کو اور مشرکوں میں سے نہ بن جاؤ۔ جناب قارئین یہ آیت تو بہت چھوٹی ہے لیکن اس میں باتیں جامع کہی گئی ہیں کہ دین قیم کی طرف بار بار رجوع کرو اور اس کے غیر کی طرف جانے سے ڈرو اور اس دین قیم کا عملی ثبوت اقامت نظام صلوٰۃ میں دکھاؤ۔ اس سے تمہاری عملی دنیا

میں بھی بشری حاجات در پیش آئیں گی۔ اس لئے خیال رہے کہ قرآنی افکار و نظریات میں اس کے مانند میں شرک کرنے سے بچیں۔

حوالہ نمبر 68 الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ 31.4

نظام صلوٰۃ اور زکوٰۃ وہ لوگ قائم کریں گے جن کا آخرت پر یقین ہو۔

جناب قارئین اس آیت سے پہلے آیت دوم اور سوم میں فرمایا گیا ہے کہ یہ آیات حکمت پر مبنی کتاب کی ہیں اور یہ کتاب ہدایت و رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ دوسری معنی ان لوگوں کیلئے ہدایت ہے۔ جو اپنے اوپر مقرر کردہ فرائض اور ڈیوٹیوں سے بڑھ کر حاجت مندوں پر احسان کے طور پر ان کی امداد کرنے والے ہیں۔

حوالہ نمبر 69 يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ 31.17

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یہ وزارت قانون کا محکمہ ہے۔

جناب لقمان حکیم اپنے فرزند سے جو اقامت صلوٰۃ کے نظام کو مستحکم کرنے کا حکم دے رہے ہیں، اس کے ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی بھی تلقین فرما رہے ہیں۔ آپ نے (29.45) میں پڑھا ہے کہ ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر یعنی نظام صلوٰۃ معاشروں سے برائیوں اور منکرات کو روکتا ہے۔ غور کیا جائے کہ نظام صلوٰۃ سلطنت کے جملہ محکموں کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح نظر آرہا ہے۔ آگے فرمایا کہ واصبر على ما اصابك یعنی آپ جب نظام صلوٰۃ قائم کریں گے تو مصائب کا بھی سامنا کرنا ہوگا۔ اس لئے خیال کرنا ایسے وقت میں ڈٹ جانا، کہیں مولویوں والا سکھایا ہوا صبر نہ کرنا قرآن والا صبر آپ کو حکم دیتا ہے کہ ان يكن منكم عشرون صابرون يغلبو ماتين یعنی ایک صابر بندہ دس کے ساتھ مقابلہ کرکے ان پر غالب آجائے گا اور یہ کہ صبر کے ساتھ مصائب کا استقبال کرنا یہ بڑے دل گردہ والے لوگوں کا کام ہے۔

حوالہ نمبر 70 وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا 33.33

حکمرانوں کی خواتین جاہل خواتین والا میک اپ نہ کریں۔

رسول اللہ نے ایک پارٹی بنائی۔ جب اس کی دعوت دی تو کچھ لوگ ممبر ہوئے قرآن نے انہیں مومن کا لقب دیا، کچھ لوگ منکر بنے قرآن نے انہیں کافر کہا۔ پورے قرآن کو کھول کر دیکھیں کہ اقامت صلوٰۃ کا حکم صرف مومنوں کو ہے یعنی انقلاب کے وہ ممبر جنہوں نے مرنے مارنے تک ساتھ دینے کا عہد و پیمان کیا ہے، وہ مومن کہلائے۔ یہاں رسول کی گھر والیوں کی قرآن تربیت کر رہا ہے کہ تم کوئی ایسی ویسی بازاری قسم کی خواتین نہیں ہو، اس لیئے وقار کے ساتھ اپنے گھروں میں جم کر رہیں اور زمانہ جاہلیہ کی خواتین کے سنگھار کی طرح کا کوئی میک اپ نہ کریں، آپ نے اپنے گھروں میں نظام صلوٰۃ کو قائم کرنا ہے، جس سے حاجت مندوں کو سامان نشو ونما دیا جائے۔ آپ نمائندہ ہیں اللہ اور رسول کے نظام کی یعنی آپ حکومت کا حصہ ہیں۔ اے رسول کی گھر والیوں اللہ چاہتا ہے کہ آپ سے ان رجس قسم کے الزامات کو دور کرے جو آگے چل کر روایات الفک کے نام سے طبری زہری و بخاری و رشدی جیسے لوگ گھڑیں گے۔ ان خرافات سے اللہ آپ کی پاکیزگی کی شہادت دینا چاہتا ہے۔

حوالہ نمبر 70 هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُهٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا 33.43

اللہ اپنے قوانین نافذ کرنے والوں کا ساتھ دے گا اور اس کے ملائک بھی۔

اس آیت سے پہلی آیت 33.41 میں حکم دیا گیا ہے کہ قوانین الٰہی کو ہر وقت سامنے رکھو کثرت کے ساتھ اور ان کے نفاذ کیلئے صبح وشام یعنی ہر گھڑی ہر وقت کوشاں رہو۔ تمہاری اتنی جد وجہد کے بعد اللہ اور اس کے ملائک بھی تمہارا ساتھ دیں گے تعاون کریں گے۔ یہ ساری تگ و دو اس لیئے ہے کہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر ترقی کی روشن شاہراہوں پر لایا جائے اصل میں یہ سب کچھ مومن انقلابیوں کے ساتھ اللہ کی رحمت کی وجہ سے ہے

حوالہ نمبر 71 اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا 33.56

نظام صلوٰۃ سے پورے جہان میں امن وسلامتی قائم کرو۔

انقلاب کیلئے جب اللہ اور اس کے ملائک اپنے رسول کا ساتھ دیتے ہیں تو اے جماعت مومنین تم پر بھی لازم ہے کہ نبوت اور رسالت کے اس مشن میں اپنے رسول کا ساتھ دو اور تمہارا ساتھ دینے کا ہدف یہ ہونا چاہیے کہ پورا جہان امن وسلامتی سے بھرپور ہو جائے۔

حوالہ نمبر 72 وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ "وِّزْرَ اُخْرٰى وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ" اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ" وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ 35.18

نظام صلوٰۃ میں غلامی اور بیگار کیمپوں پر بندش ہوگی۔

کوئی ایک کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ کیا یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آتی کہ اگر کوئی اپنا بوجھ اٹھانے کیلئے کسی کو کہے گا تو کوئی بھی اس کا بوجھ نہیں اٹھائے گا خواہ وہ اس کا قریبی ساتھی اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ تیرا یہ رسالت کا پیغام ان لوگوں کیلئے ہے جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور وہ لوگ نظام صلوٰۃ بھی قائم کرتے ہیں۔ (حقیقت یہ ہے کہ) جو دوسروں کا بھلا کرے گا تو اس کا اپنا بھلا ہوگا۔

حوالہ نمبر 73 اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ 35.29

اقامت صلوٰۃ وہ بزنس ہے جس میں گھاٹا پڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

بلاشک جو لوگ قرآن کی پیروی کریں گے اور نظام صلوٰۃ قائم کریں گے جس نظام میں ہمارے دیے ہوئے رزق سے وہ مخفی اور اعلانیہ خرچ کریں گے انہیں ان کی اس تجارت میں کبھی خسارہ نہیں ہوگا۔

حوالہ نمبر 74 وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَیْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ 42.38

اللہ کا نظام ربوبیت قبول کرنے والے۔

اللہ کے نظام ربوبیت کو قبول کرنے والے وہ لوگ ہیں جو نظام صلوٰۃ کو قائم کریں گے اور اپنے معاملات باہمی نظام شوریٰ سے نبٹائیں گے اور ہمارے دیئے ہوئے رزق سے خرچ کریں گے یعنی ذخیرہ اندوزی نہ کریں گے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

کئی کھاتے پیتے خوشحال لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن حکیم کے نظام معیشت اور نظام صلوٰۃ کے قائم ہونے سے ہماری ملکیت چھین کر ہماری خوشحالی کو بھی مفلوک الحالی میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ جس سے پھر ہم بھی کنگلے بن جائیں گے۔ لیکن یہ خدشہ مکمل طور پر غلط ہے۔ اس لئے کہ قرآن حکیم نے جو معاشرہ قائم کرنے کا حکم دیا ہے اس میں رعیت کے جملہ افراد کو خوشحال اور خود کفیل بنانے کی بات ہے۔ قرآن خوشحالی قائم کر کے غربت ختم کرنا چاہتا ہے۔ رعیت کے غرباء کو اتوالزکوٰۃ کے ذریعے سے خود کفیل بنانا چاہتا ہے کیونکہ اتوالزکوٰۃ کو حکم پبلک کے خوشحال لوگوں سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ اتوالزکوٰۃ کا حکم گورنمنٹ کو ہے۔ قرآن خوشحالیوں ختم کرنے کی بجائے غربتوں کو ختم کرنا چاہتا ہے۔

حوالہ نمبر 75 ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ 58.13

کورٹ فیس اور رپورٹنگ کے خرچ کرنے سے نہ گھبراؤ۔

اپنے اپیشل کیس میں تم پر لازم ہے کہ سرکاری فیس جمع کراؤ۔ اگر تمہاری مالی استطاعت اس کے دینے کی توفیق نہیں رکھتی تو حکام بالا معاف بھی کر سکتے ہیں۔ بہر حال نظام صلوٰۃ اور سامان پرورش [illegible] پہنچانے کے کام میں کبھی تساہل نہ برتو۔ حکومت کے قوانین کی اطاعت کرو اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

حوالہ نمبر 76 يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ 62.9

جب حاکم وقت کی کھلی کچہری میں بلایا جائے۔

اے ایمان والو جب بلایا جائے یوم اجتماع کو نظام صلوٰۃ سے متعلقہ امور کیلئے، پھر کوشش کرو اس طرف آنے کی جس جگہ قوانین خداوندی کی روشنی میں سب معاملے نبٹانے ہوں گے اور دکانداری وغیرہ چھوڑ کر مجمع میں شریک ہو جاؤ۔ اس میں تمہاری بھلائی ہے اگر تمہیں کچھ سوجھ بوجھ ہے۔

حوالہ نمبر 77 فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ 62.10

اجتماع صلوٰۃ کے بعد واپس جا کر پھر سے کاروبار کرو۔

نظام صلوٰۃ سے متعلقہ امور کیلئے بلائے ہوئے اجتماع کا ایجنڈا جب پورا ہو جائے تو زمین میں منتشر ہو کر اللہ کے فضل (روزگار) کی تلاش کرو اور جو اجتماع میں تم نے قوانین سنے ہیں انہیں کثرت سے، تکرار سے یاد کرو۔ اسی میں تمہاری کامیابی ہے۔

حوالہ نمبر 78 وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ 70.21,22,23

انسان بے صبرا، بخیل اور کنجوس ہے سوائے مصلین کے۔

اس آیت سے پہلے آیت نمبر 19 میں ہے کہ انسان پیدائشی طور پر بے صبرا یعنی تنگ دل ہے۔ بے صبرا ہے۔ آیت نمبر 20 میں ہے کہ انسان تھوڑی سی تکلیف پر واویلا کرنے والا اور مال و دولت کے ہوتے ہوئے بھی شور کرتا رہتا ہے کہ کچھ بھی نہیں، کچھ بھی نہیں اور آیت نمبر 21 میں ہے کہ جب اس کی خوشحالی کا دور ہوتا ہے تو کسی حاجت مند کو کچھ بھی نہیں دیتا۔ آیت نمبر 22 میں فرمایا کہ انسان کی یہ سب ذہنی نفسیاتی بیماریاں صرف اور صرف نظام صلوٰۃ سے ختم ہو سکتی ہیں۔ ان ذہنی مصیبتوں سے صرف مصلی لوگ ہی بچے ہوئے ہوتے ہیں اور مصلی بھی وہ جو وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ (70.23) جو مصلی اپنی صلوات کی ڈیوٹیوں پر ہمیشگی کرنے والے ہوں گے۔

سوال نمبر 79 وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ 70.34

نظام مملکت کو ترقی و تحفظ دینے والے لوگ۔

قرآن حکیم نے اس سورۃ کی آیت 22,23 میں فرمایا کہ مملکت کو تنگ نظر اور انفرادیت پسند، ذخیرہ اندوز، ناشکرا، کنجوس لوگوں سے صرف مصلی لوگ بچا سکیں گے جو اپنی ڈیوٹیوں کو ہیشگی سے سرانجام دینے والے ہوں گے۔ اس کے بعد آیت نمبر 24 سے 33 تک فرمایا کہ سلطنت کا تحفظ کرنے والے لوگ ایسے ہونے چاہیے کہ ان کے اموال میں سائل اور محروم سب کا حق ہو اور وہ جو اللہ کے قوانین اور فیصلوں کی تصدیق کرنے والے ہوں اور نظام ربوبیت خداوندی سے انحراف کرنے سے ڈرنے والے ہوں عذاب الٰہی سے جو کسی پر آنے کے بعد ٹلنے والا نہیں ہے اور وہ لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہوں سوائے اپنی گھر والیوں کے یا ان لونڈیوں سے نکاح کرنے کی صورت میں بھی جو لونڈیاں غلامی پر بندش سے پہلے عرب معاشرہ میں آ گئی تھیں، ان کے ساتھ بھی قانون نے ان کو بیوی بنانے کی اجازت دی ہوئی ہے، ان دو صورتوں کے سوا جنسی تعلقات رکھنے والے حدود شکنی کے مرتکب ہوں گے اور وہ لوگ اپنی امانات اور معاہدوں کی حفاظت کرنے والے ہوں۔ یہاں امانات سے مراد انفرادی پرائیویٹ امانت سے لے کر حکمرانی کے اعلیٰ سے اعلیٰ منصب تک سب مراد ہیں۔ اس طرح معاہدوں سے مراد بھی دو فردوں کے آپس میں معاہدہ سے لے کر بین الاقوامی معاہدوں تک سب کے سب مراد ہیں اور وہ لوگ جو مقدمات کیلئے اپنی شاہدیوں پر بھی قائم ہوں اور وہ لوگ جو اپنی ان سرکاری ڈیوٹیوں کی حفاظت کرنے والے ہوں جو ان کے سپرد کی گئیں ہیں۔

سوال نمبر 80 وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَآتُوا الزَّكَوٰةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ 73.20

نظام صلوٰۃ کی مصروفیات کے دوران اپنے آرام کا بھی خیال رکھو۔

اس آیت کریمہ کے شروع میں اللہ اپنے رسول کو فرماتے ہیں کہ آپ دو تہائی رات کے لگ بھگ جاگتے ہیں یا آدھی رات اور پوری تہائی بھی جاگتے ہیں، آپ کے ساتھی بھی آپ کے ساتھ ہوتے

ہیں، اللہ کے ہاں ہیں یا نے رات اور دن کے۔ اس طرح سے آپ ہیشگی نہیں کر پاؤ گے کیونکہ صحت کیلئے آرام کرنا بھی لازم ہے۔ آپ سہولت کے مطابق تعلیم قرآن کا بندوبست کریں، آپ کے ساتھیوں میں سے کتنے بیمار بھی ہوں گے اور کچھ روزگار کی تلاش میں سفر پر گئے ہوں گے اور کئی لوگوں کو لڑنے کیلئے بھی تیار رکھنا ہے، اس لیئے تعلیم قرآن کا بندوبست بہت اہم ہے۔ آپ کی سہولت کے مطابق اور اس کے ساتھ نظام صلوٰۃ قائم کرو جس سے لوگوں کو سامان نشوونما دے سکو۔ اس مسئلہ میں اگر کمی پیش ہو جائے تو اپنے حصہ کے مالوں سے بیت المال کو قرضہ دے کر پھر نظام صلوٰۃ کو کامیاب بناؤ اور جو کچھ بھی اپنے مستقبل کے بھلے کیلئے تم خرچ کرو گے وہ ضائع نہیں ہوگا اور وہ اللہ کا نظام آپ کو آپ کا دیا ہوا مال بڑھا چڑھا کر واپس کرے گا۔ اللہ کی چھتری تلے پناہ حاصل کرو، بلاشک وہ غفور اور رحیم ہے۔

(حوالہ نمبر 81) قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ 74.43.44

نظام صلوٰۃ کے حاصل معنی لوگوں کو روٹی کھلانا اور صلوٰۃ کے غلط معنی کرنے کی سزا۔

آیت نمبر 40 تا 42 میں ہے کہ اہل جنت لوگ مجرموں سے سوال کریں گے کہ تم کس وجہ سے، تمہیں کس چیز نے جہنم میں پہنچایا؟ تو دوزخ والے مجرم جواب دیں گے کہ ہم مصلین میں سے نہیں تھے یعنی ہم مسکین لوگوں کو طعام نہیں کھلاتے تھے (یعنی ہم صلوٰۃ کے معنی غریبوں کو روٹی کھلانے کی بجائے نماز سمجھ کر نمازیں تو پڑھتے رہے لیکن مساکین کی خبر گیری نہیں کی کہ ان کو روٹی ملی ہے یا نہیں ملی، اس وجہ سے یہاں پہنچائے گئے)۔

(حوالہ نمبر 82) فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ۝ وَلَٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ 75.31.32

صلوٰۃ کے معنی پیچھے چلنا تابعداری کرنا۔

یعنی اس قرآن سننے والے نے نہ قرآنی حقائق کی تصدیق کی نہ ہی ان کی پیروی کی لیکن اس کے الٹ تکذیب کی اور روگردانی کی۔ قرآن حکیم نے ان چھوٹی سی دو آیتوں کو فن ادب اور بلاغت کی صنف تقابل سے لفظ صَلّٰی اور تَوَلّٰی کو ایک دوسرے کے مقابل لا کر خود معنی سمجھائے ہیں کہ لفظ صلی کا معنی وہ ہے جو تولی کے مقابل ہے یعنی تولی کا معنی روگردانی ہے تو صلی کے معنی ہوئے تابعداری کرنا۔

حوالہ نمبر 83 وَاذَكَرَاسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى 87.15

کامیابی کا مدار قرآن کی پیروی کرنا ہے۔

اس آیت سے پہلے آیت نمبر 14 میں فرمایا گیا ہے کہ بلاشک کامیاب شخص وہ ہوگا جس نے تزکیہ کیا یعنی اپنی شخصیت اور پرسنلٹی کو سینچا اور درست راستوں پر چلایا۔ وہ کیا ہیں؟ تو اس کی تفسیر میں اس آنے والی آیت میں قرآن نے سمجھایا کہ وَاذَكَرَاسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى یعنی اللہ کے قوانین ربوبیت کو مذاکرات کے ذریعے سے عام کیا، منوایا، پہنچایا پھر ان کی پیروی کی۔

حوالہ نمبر 84 عَبْدًا اِذَا صَلّٰى 96.10

زیادہ تر ضروریات زندگی سے مستغنی بن جانے کے بعد آدمی سرکش ہوتا ہے

آیت نمبر 6 سے 9 تک ہے کہ خبردار انسان سرکش بے لگام اس وقت ہوتا ہے جب غنی بن جاتا ہے اور یہ نہیں سوچتا کہ قرآنی نظام کے سوا دنیا میں امن وسلامتی کا کوئی دوسرا چارہ نہیں ہے۔ لیکن اس سرپھرے غنی کو دیکھو جو خود تو قرآن کے پیچھے نہیں چلتا لیکن جو بھی قرآنی نظام ربوبیت کا پیروکار ہے اسے بھی اس سے روکتا ہے۔

حوالہ نمبر 85 وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ " الْقَيِّمَةِ 98.10

جس صلوٰۃ کا معنیٰ سامان نشوونما دینا ہے یہی دین قیم ہے۔

لوگوں کو تو صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ خالص اللہ کا حکم مانا کریں اس میں کسی اور کے قوانین کی کوئی ملاوٹ نہ کریں اور دوسرے باطل قسم کے قوانین سے منہ موڑتے ہوئے وہ نظام صلوٰۃ قائم کریں جس سے لوگوں کو سامان نشوونما پہنچایا جائے۔ یہی اصل میں اصل دین ہے، صحیح دین ہے، مضبوط قانون ہے۔

حوالہ نمبر 86 اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ○ فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ○ فَوَيْلٌ " لِّلْمُصَلِّيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ○ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ○ 107.1-7

جب بے سہارا لوگ مارے جا رہے ہوں، مسکین بھوکے مر رہے ہوں، اس وقت مصلین کچھ بھی نہ کریں تو ان کیلئے ہلاکت ہو۔

کیا تو نہیں دیکھ رہا ہے اے مخاطب قرآن، تجھے خبر نہیں اے مخاطب قرآن، اس آدمی کو تو نہیں پہچانتا جو دین کو جھٹلا رہا ہے۔ اس کا دین کو جھٹلانا یہ ہے کہ وہ بے سہارا لوگوں کو دھتکار رہا ہے، دھکے دے رہا ہے، دبا رہا ہے، ساتھ ساتھ وہ مسکینوں کو کھانا کھلانے کیلئے بھی کسی کو ترغیب نہیں دے رہا۔ پس ہلاکت ہو مصلین کیلئے، ویل ہو ایسے نظام صلوٰۃ کے نگرانوں کیلئے، ایسے نظام کے اعلیٰ افسروں کیلئے جو اپنی صلوٰتوں میں سستی برت رہے ہیں، اپنی ڈیوٹیوں میں سستی برت رہے ہیں، جو افسر، جو حکام صرف کیمراؤں اور مووِیوں کے ذریعے دکھاوے کے وقت ظاہر ہوتے ہیں لیکن غریبوں کیلئے دو روٹیوں کا بندوبست نہیں کر رہے۔ دوسری طرف یہ سرکاری ذخائر خوراک کے گوداموں کے گودام نگل گئے ہیں، سب کھیت کھا گئے ہیں اور روزگار کے سب چشموں کو تالے لگائے بیٹھے ہیں تقسیم رزق پر بندش لگائے بیٹھے ہیں۔

حوالہ نمبر 87 إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝ 108.1-3

قرآن کو پہنچانے کیلئے سینہ تان کر نظام صلوٰۃ قائم کر۔

اے محمد سلام علیک ہم نے آپ کو قرآن عطا کیا ہے۔ اب اس کتاب کے قوانین معاشیات کے حوالہ سے ہم نے جو نظام ربوبیت آپ کو دیا ہے اس پر سرمایہ دار شاہی جاگیر دار شاہی اسے قبول نہیں کرے گی، آپ سے ٹکر کھائے گی، وہ چڑ جائے گی۔ ان استحصالیوں کے مقابلہ میں ربوبیت عالمین کیلئے تو نظام صلوٰۃ قائم کر۔ جب تو ایسا کرے گا تو یہ کنجوس دولتیے آپ سے لڑیں گے۔ اس کیلئے سینہ کا، چھاتی کا پورا زور لگا کر مقابلہ کرنا پھر دیکھنا إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ تیرا دشمن میدان چھوڑ کر گم ہو جائے گا پھر ہر جگہ تیرے ہی مشن کا چرچا ہو گا راج ہو گا۔

رائج الوقت نماز کے غیر قرآنی ہونے کی طرح اسکے اندر کیے جانے والے رکوع و سجود بھی غیر قرآنی ہیں!

لفظ "رکوع" کے معنے قرآن حکیم نے بلاغت کی صنف تقابل کے ذریعہ سے بتائے ہیں: تصدیق کرنا۔ حکم ماننا اور تسلیم کرنا، ملاحظہ فرمائیں: ویل یومئذ للمکذبین و اذا قیل لھم ارکعوا لا یرکعون (۴۸-۴۷،۷۷) یعنی اس دن ویل ہوگا قرآن کو جھٹلانے والوں کیلئے (وہ اسلئے کہ) جب کہا جاتا تھا ان کو کہ تصدیق کرو، مانو، تسلیم کرو (احکام قرآنی کو) تو یہ لوگ نہیں مانتے تھے، اور نہ ہی تصدیق کرتے تھے۔

پورے قرآن میں کہیں بھی رائج الوقت نماز کے اندر مروج طریق والا رکوع کرنے کا حکم نہیں ہے۔ پورے قرآن میں حکم اقیمو الصلوۃ و اتوا لزکوۃ کے بعد صرف ایک مقام پر یہودیوں کو حکم ہے وارکعو مع الرکعین (۴۳-۲) اور صرف ایک بار مومنوں کی تعریف میں فرمایا گیا ہے کہ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنو الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون (۵-۵۵) یعنی مومن لوگ وہ ہیں جو نظام صلوٰۃ قائم کرتے ہیں جس نظام سے سامان نشو نما دیتے ہیں لوگوں کو، اور وہ احکام قرآن کو ماننے والے ہیں۔ اب اس آیت میں صلوٰۃ کے ساتھ بجائے رکوع کے اتو الزکوۃ کا حکم آیا ہے، رکوع کا حکم تو زکوۃ کے بعد ہے۔

پھر بھی ہم تسلیم کرتے ہیں کہ رکوع کا حکم بجائے صرف زکوۃ کے دونوں کے ساتھ ہے تو جسطرح تم لوگ صلوٰۃ کو روزانہ پانچ مرتبہ خلاف حکم قرآن اقیموا کے، پڑھتے ہو جسکا حکم قرآن نے کہیں بھی نہیں دیا۔ تو یہ نماز والا رکوع جو روزانہ پانچوں فرض نمازوں میں سترہ (۱۷) بار ادا کرتے ہو تو یہی رکوع پھر زکوۃ دیتے وقت کیوں نہیں کرتے؟

جس زکوۃ کا تعلق پیٹ کی بھوک سے ہے اسے تو تم نے خلاف قرآن سال میں ایک بار دینے کی معنے کی ہوئی ہے! عجیب بات ہے کہ ایک ہی آیت میں صلوٰۃ، زکوۃ اور رکوع کا حکم دیا گیا ہے، اسے تم نے اپنی من مانی سے صلوٰۃ روزانہ پانچ بار، رکوع روزانہ بیسیوں بار اور زکوۃ نہ روزانہ، نہ ہفتہ وار، نہ ماہوار، نہ سہ ماہی، نہ ششماہی بلکہ اسے سال میں صرف ایک بار محدود کر دیا!

کیا قرآن اتنا یتیم ہے کہ جسکے معنے تم لوگ اس طرح کی من مانیوں سے بگاڑ رہے ہو؟

تم سے کوئی پوچھنے والا ہی نہیں ہے؟

علاوہ ازیں پورے قرآن میں کسی ایک مقام پر بھی صلوٰۃ کے ساتھ سجدہ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔

اگر صلوٰۃ کی معنی رائج الوقت نماز ہے تو:

1- پورے قرآن میں صلوٰۃ کے اندر سجدہ کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

2- پورے قرآن میں صلوٰۃ کے اندر تلاوت آیات کتاب اللہ کا حکم نہیں ہے۔

3- پورے قرآن میں صلوٰۃ کی ادائیگی کے لیے محل و مقام کے طور پر مسجد کا ذکر نہیں ہے۔

4- پورے قرآن میں صلوٰۃ کے لیے 'پڑھنے' کے لفظ سے حکم کہیں بھی نہیں دیا گیا ہے۔

5- پورے قرآن میں لفظ اقامۃ اپنے مختلف صیغوں میں ڈھائی سو بار سے زیادہ استعمال ہوا ہے، لیکن کہیں ایک بھی موقعے پر پڑھنے کے معنی میں استعمال نہیں کیا گیا۔

6- پڑھنے کا حکم اقرأ اپنے مختلف صیغوں میں سترہ بار قرآن کے اندر استعمال ہوا ہے۔ کسی ایک مقام پر بھی اسے صلوٰۃ کے ساتھ استعمال نہیں کیا گیا۔

7- پورے قرآن میں صلوٰۃ کی ادائیگی میں مروج نماز والی جماعت اور صفیں باندھنے کا حکم کہیں بھی نہیں ہے۔

8- پورے قرآن میں صلوٰۃ کے لیے رائج الوقت اذان کا کوئی حکم اور تفصیل نہیں ہے۔

9- پورے قرآن میں صلوٰۃ کی ادائیگی کے لیے کسی بھی امام کے پیچھے اسے پڑھنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

10- موجودہ وقت کی رائج نماز میں جو درود بر آل محمد پڑھا جاتا ہے۔ جب کہ آیت (۴۰-۳۳) کے مطابق محمد الرسول اللہ سلام علیہ کو آل نہیں دی گئی۔ اس لحاظ سے یہ درود بھی خلاف قرآن ہوا۔

11- پورے قرآن میں روزانہ نمازیں پڑھنے کا ذکر کہیں بھی نہیں ہے۔

قرآن کا دعویٰ ہے کہ وہ اپنی جملہ باتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے تو کیا نماز اس زمرہ میں نہیں آتی؟